بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 53

شمارہ 34

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

7 رجب 1425 ہجری 24 ظہور 1383 ہش 24 اگست 2004ء

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

اخبار احمدیہ

قادیان 21 اگست (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیروعافیت سے ہیں۔ کل حضور نے منہائم جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو فلاح اور کامیابی کے حصول کیلئے مراتب ستہ کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت وتندرستی ودرازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے

کلمات طیبات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(قسط نمبر 2)　(رسالہ الوصیت سے قسط وار)

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن

باقی صفحہ: (11) پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ جرمنی کا 29 واں جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر

سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت اور خطابات

17 ممالک کے 28 ہزار پروانوں کا بابرکت وروحانی اجتماع

☆۔ نماز تہجد ☆ درس ☆ علماء کرام کی تقاریر اور مہمان نوازی کے اعلیٰ انتظامات ☆ مختلف پروگراموں کی ایم ٹی اے پر Live نشریات اور آٹھ زبانوں میں رواں تراجم

قادیان ایم ٹی اے 22 اگست سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ سے فرمایا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 17 اگست کو جرمنی تشریف لائے اور خطبہ جمعہ سے قبل حضور فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے اور لوائے احمدیت لہرایا اس موقعہ پر جرمنی کا جھنڈا امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے لہرایا۔ جماعت احمدیہ جرمنی کا یہ 29 واں جلسہ سالانہ ہے جو جرمنی کے شہر منہائم کی مئی مارکٹ میں جماعت کے وسیع وعریض مشن میں منعقد ہوا جس میں 17 ممالک کے 30 ہزار سے زائد مہمانوں کی آمد متوقع ہے۔

جلسہ سے پہلے جرمنی کا موسم خراب تھا خوفناک طوفان اور آندھیوں کا سلسلہ جاری تھا اور تیز بارشیں ہو رہی تھیں لیکن بفضلہ تعالیٰ جلسہ سے پہلے یہ موسم بالکل خوشگوار ہو گیا۔

لوائے احمدیت لہرانے کے بعد حضور جلسہ گاہ تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور اقدس نے سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات قد افلح المومنون

باقی صفحہ: (14) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نظام وصیت عظیم الشان آسمانی نظام!

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز مورخہ یکم اگست 2004ء کے خطاب میں احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ آج سے 99 سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری فرمودہ عظیم الشان نظام وصیت کی قدر کریں اور اب وقت آگیا ہے کہ اپنی اصلاح کی فکر کرتے ہوئے اس عظیم القدر نظام کا ایک فعال حصہ بن جائیں حضور اقدس نے احباب جماعت کو پرزور تحریک فرمائی ہے کہ آئندہ ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار احمدی اس نظام میں شامل ہوں تاکہ شاملین کی کل تعداد کم وبیش پچاس ہزار ہو جائے۔

الحمدللہ کہ بھارت میں جماعت کا مرکزی نظام اور ذیلی تنظیمیں اس طرف بھرپور توجہ دے رہی ہیں جس کے نتیجہ میں اُمید ہے کہ آئندہ چند ماہ میں ہی اس کے مثبت نتائج سامنے آنے شروع ہو جائیں گے اور یہ آواز شہر شہر قریہ قریہ اس تیزی سے پھیلے گی کہ انشاء اللہ العزیز حضور اقدس کی یہ خواہش بھی پوری ہوگی کہ خلافت کی سوسالہ جوبلی کے موقع پر چندہ دہندگان احمدیوں کا کم از کم پچاس فیصد نظام وصیت میں شامل ہو جائے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا تھا کہ رسالہ ''الوصیت'' میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو بالخصوص خلافت احمدیہ کی وصیت کی ہے اور ساتھ ہی تمام احمدیوں کیلئے وصیت کے عظیم الشان روحانی نظام کی بنیاد بھی ڈال دی اور یہ نظام وصیت دراصل نظام خلافت کے ساتھ مربوط ہے۔ حضرت امیر المؤمنین کا ارشاد اس اعتبار سے برحق ہے کہ جماعت احمدیہ کا وہ طبقہ جو اس وقت نہایت معمولی تعداد میں ہے اور آج خلافت سے الگ تھلگ ہے وہ وصیت کے بابرکت آسمانی نظام سے بھی محروم ہے اس سے اظہر من الشمس ہے کہ وصیت کا بابرکت نظام دراصل خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ ہے۔

رسالہ ''الوصیت'' حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1905ء میں اس وقت تحریر فرمایا جبکہ آپ کو آپ کی وفات کے متعلق متواتر الہامات ہوئے اور آپ نے ایک تو نظام خلافت کی خوشخبری دیتے ہوئے اس کو اپنانے کی وصیت فرمائی دوسرے احباب جماعت کو خدا کی خاطر اپنے عزیز اموال اور جائیدادوں کے کم از کم 1/10 حصہ پیش کرنے کی وصیت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اس بابرکت روحانی نظام میں شامل ہو اس کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ روحانیت اور تقویٰ میں ترقی کرے پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کا پابند بنے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھے۔

اس قبرستان میں دفن کئے جانے والوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دعائیں کی ہیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

''میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بناوے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کیلئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا آمین یارب العالمین۔

پھر میں دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں آمین یارب العالمین پھر میں تیسری دفعہ دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور ورحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں آمین۔ یارب العالمین۔ (الوصیت صفحہ ۱۹ تا ۲۱)

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت عالمگیر کو جہاں جوق در جوق اس نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی ہے تو ساتھ ہی آپ کی یہ خواہش ہے کہ لوگ اس نظام کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنے اموال وجائیدادوں کی قربانی کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دُعاؤں کے بھی وارث بنیں جو حضور نے اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کیلئے کی ہیں لہٰذا ہمیں دل وجان سے کوشش کرنی چاہئے کہ اس مبارک نظام میں شمولیت کے ساتھ ساتھ ہم:۔

☆۔ پاک دل ہو جائیں...... دین کو دنیا پر مقدم کریں...... ہمارے دلوں سے دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائے...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلائیں۔...... دنیا کے اغراض کی ملونی ہمارے کاروبار میں نہ ہو...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچا ایمان رکھنے والے ہوں...... کوئی نفاق نفسانی غرض اور بدظنی ہمارے اندر نہ ہو...... آپ کے کامل مطیع وفرمانبردار بن جائیں...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کامل وفاداری ادب اور انشراحی ایمان رکھیں اور محبت اور جانفشانی سے آپ کے ساتھ تعلق رکھیں اور خدا کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور نیک خواہشات کا وارث بنائے اور حضرت امیر المؤمنین کی اس مبارک تحریک پر دل وجان سے عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (منیر احمد خادم)

ہماری تاریخ

ہجرت کے چوتھے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حُرمتِ شراب کا حکم نازل ہوا
آنحضرتؐ کے صرف ایک اعلان سے شراب نوشی مسلمانوں سے بالکل دور ہوگئی

اہل عرب عادی شراب خور تھے۔ ہر معزز عرب خاندان میں دن میں پانچ دفعہ شراب پی جاتی تھی اور شراب کے نشے میں مدہوش ہو جانا ان کیلئے معمولی بات تھی اور اس میں وہ ذرا بھی شرم محسوس نہ کرتے تھے بلکہ وہ اس کو ایک اچھا کام سمجھتے تھے۔ جب کوئی مہمان آتا تو گھر کی مالکہ کا فرض ہوتا کہ وہ شراب کا دَور جاری کرتی۔ اس قسم کے لوگوں سے ایسی تباہ کن عادت کو چھڑانا کوئی آسان بات نہ تھی۔ مگر ہجرت کے چوتھے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم نازل ہوا کہ شراب حرام کی جاتی ہے۔ اس حکم کا اعلان ہوتے ہی مسلمانوں نے شراب پینا بالکل ترک کر دیا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب شراب کی حرمت کا الہام نازل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو بلایا اور حکم دیا کہ اس نئے حکم کا اعلان مدینہ کی گلیوں میں کردو۔ ایک انصاری کے گھر میں جو مدینہ کا مسلمان تھا اس وقت شراب کی مجلس ہو رہی تھی۔ بہت سے لوگ مدعو تھے اور شراب کا دَور چل رہا تھا۔ ایک بڑا مٹکا خالی ہو چکا تھا اور ایک دوسرا مٹکا شروع کیا جانے والا تھا۔ لوگ مدہوش ہو چکے تھے اور بہت سے اور مدہوش ہونے کے قریب تھے۔ اس حالت میں انہوں نے سنا کہ کوئی شخص اعلان کر رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت شراب پینا منع فرما دیا ہے ان میں سے ایک شخص اُٹھا اور بولا کہ یہ تو شراب کے امتناع کا حکم معلوم ہوتا ہے ٹھہرو معلوم کر لیں۔ اتنے میں ایک اور شخص اُٹھا اور اس نے مٹکے کو جو شراب سے بھرا ہوا تھا اپنی لاٹھی مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کہا پہلے حکم کی تعمیل کرو اور پھر دریافت کرو۔ یہ کافی ہے کہ ہم نے ایسا اعلان سن لیا اور یہ مناسب نہیں کہ ہم شراب پیتے جائیں اور تحقیقات کریں۔

اس مسلمان کا خیال درست تھا کیونکہ اگر شراب کا پیا جانا ممنوع قرار دیا جا چکا تھا تو اسکے بعد اگر وہ شراب پینا جاری رکھتے تو ایک جرم کے مرتکب ہوتے اور اگر شراب پینا ممنوع نہیں قرار دیا گیا تھا تو شراب کا بہا دینا اتنا بڑا نقصان نہ تھا کہ اسے برداشت نہ کیا جاسکتا۔ اس اعلان کے بعد شراب نوشی مسلمانوں سے بالکل دور ہوگئی۔ اس انقلاب عظیم کو پیدا کرنے کیلئے کوئی خاص کوشش اور مجاہدہ کی ضرورت نہیں پڑی۔ ایسے مسلمان جنہوں نے اس حکم کو سنا اور جو فوری تعمیل اس کی ہوئی اس کو دیکھا، ستر اسی سال زندہ رہے، مگر ان میں سے ایک مسلمان بھی ایسا نہیں جس نے اس حکم کے بعد اس کی خلاف ورزی کی ہو۔ اگر ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے تو وہ ایسے شخص کے متعلق ہے جس نے براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ نہ کیا تھا جب ہم اس کا مقابلہ امریکہ کی تحریک امتناع شراب سے کرتے ہیں اور ان کوششوں کو دیکھتے ہیں جو اس حکم کو نافذ کرنے کیلئے کی گئیں، یا جو سالہا سال تک یورپ میں کی گئیں تو صاف نظر آتا ہے کہ ایک صورت میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محض ایک اعلان کافی تھا کہ اس تمدنی عیب کو عرب کے لوگوں سے معدوم کردے مگر دوسری صورت میں امتناع شراب کیلئے قوانین بنائے گئے، پولیس فوج اور ٹیکس کے محکموں کے کارکنوں نے مل کر شراب نوشی کی لعنت کو دور کرنے کیلئے متحدہ طور پر کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے اور انہیں اپنی ناکامی کا اعتراف کرنا پڑا۔ شراب نوشی کی جیت رہی اور شراب نوشی دور نہ کی جاسکی۔ ہمارے اس زمانہ کو ایک ترقی کا زمانہ کہتے ہیں۔ مگر جب اس کا مقابلہ ابتدائے اسلام کے زمانہ سے کرتے ہیں تو ہم حیران ہو جاتے ہیں کہ ان دونوں میں سے ترقی کا زمانہ کون سا ہے۔ ہمارا یہ زمانہ یا اسلام کا وہ زمانہ جس نے اس قدر بڑا تمدنی انقلاب پیدا کر دیا۔

(بحوالہ کتاب ''نبیوں کا سردار'' مصنفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ صفحہ ۹۴ تا ۹۶ سن طباعت اگست ۲۰۰۱ء، مطبع فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر کرنا اللہ کے فضلوں کا وارث بنا دیتا ہے

محنت کی کمائی فرض ہے۔ مانگنے کی عادت کبھی نہ پیدا کرو

بدی کا جواب نیکی سے دو۔ ابتلاؤں پر حوصلہ اور صبر سے کام لینا چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۱۳ر فروری ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۳ر تبلیغ ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

اشهد ان لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشهد ان محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمن الرحيم - ملک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾

(البقرہ:۱۵۴)

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

صبر ایک ایسا خلق ہے، اگر کسی میں پیدا ہو جائے یعنی اس طرح پیدا ہو جائے جو اس کا حق ہے تو انسان کی ذاتی زندگی بھی اور جماعتی زندگی میں بھی ایک انقلاب آ جاتا ہے۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھتا ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ صبر کرنے کا حق کس طرح ادا ہو؟ اس کو آزمانے کے لئے ہر روز انسان کو کوئی نہ کوئی موقع ملتا رہتا ہے، کوئی نہ کوئی موقع پیدا ہوتا رہتا ہے کوئی نہ کوئی دکھ، مصیبت، تکلیف، رنج یا غم کسی نہ کسی طرح انسان کو پہنچتا رہتا ہے، چاہے وہ معمولی یا چھوٹا سا ہی ہو۔ تو اس آیت میں فرمایا کہ جب کوئی ایسا موقع پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو تمہیں اس دکھ، تکلیف، پریشانی یا اس مشکل سے نکال سکتی ہے اس لئے اس کے سامنے جھکو، اس سے دعا مانگو کہ وہ تمہاری تکلیف اور پریشانی دور فرمائے لیکن دعا بھی تب ہی قبولیت کا درجہ پاتی ہے جب کسی قسم کا بھی شکوہ یا شکایت زبان پر نہ ہو اور لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کبھی نہ ہو بلکہ ہمیشہ صبر کا مظاہرہ ہو اور ہمیشہ صبر دکھاتے رہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو اور اس سے عرض کرو کہ اے اللہ! میں تیرے سامنے سر رکھتا ہوں، تیرے سامنے جھکتا ہوں، تجھ سے ہی اپنی اس پریشانی اور تکلیف اور مشکل کو دور کرنے کی التجا کرتا ہوں۔ میں نے کسی اور کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا۔ یہ تکلیف یا پریشانی جو مجھے آئی ہے میری کسی غلطی کی وجہ سے آئی ہے یا میرے امتحان کے لئے آئی ہے میں اس کی وجہ سے تیرا نافرمان نہیں ہوتا، نہ ہونا چاہتا ہوں، اس کو دور کرنے کے لئے میں کبھی بھی غیر اللہ کے سامنے نہیں جھکتا۔ بلکہ صبر سے اس کو برداشت تو کر رہا ہوں لیکن تجھ سے اے میرے پیارے خدا! میں التجا کرتا ہوں کہ مجھے اس سے نجات دے اور ساتھ ہی یہ بھی التجا کرتا ہوں کہ اس امتحان میں، اس ابتلاء میں مجھے اپنے حضور میں ہی جھکائے رکھنا کبھی کسی غیر اللہ کے در پر جانے کی غلطی مجھ سے نہ ہو۔ اور یہ صبر اور یہ تیرے در پہ جھکنا اے اللہ! تیرے فضل سے ہی ہو سکتا ہے اور اے اللہ! کبھی اپنے نافرمانوں میں سے مجھے نہ بنانا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب یہ رویّہ تمہارا ہوگا اور اس فکر اور کوشش سے تم میرے در پر آؤ گے تو میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ پھر ایسے صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ایسے ایسے راستوں سے اس کی مدد کرتا ہے جہاں تک انسان کی سوچ بھی نہیں جا سکتی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے صبر کے معانی اور اس کی کیا کیا صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں کے بارے میں بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے یہاں میں مختصراً کچھ عرض کر دیتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ صبر کے معنی کیا ہیں، اَلصَّبْرُ، صبر کے اصل معنی تو رکنے کے ہیں۔ مگر اس لفظ کے استعمال کے لحاظ سے اس کے مختلف معانی ہیں چنانچہ اس کے ایک معنی تَرْکُ الشَّکْوٰی مِنْ اَلَمِ الْبَلْوٰی لِغَیْرِ اللّٰہِ یعنی جب کوئی مصیبت اور ابتلاء وغیرہ انسان کو پہنچے اور اس سے تکلیف ہو تو خدا تعالیٰ کے سوا دوسروں کے پاس اس کی شکایت نہ کرنا صبر کہلاتا ہے، ہاں اگر وہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی بے کسی کی شکایت کرتا ہے تو یہ صبر کے منافی نہیں چنانچہ لغت کی کتاب اقرب الموارد میں لکھا ہے اِذَا دَعَا اللّٰہَ الْعَبْدُ فِیْ کَشْفِ الضُّرِّ عَنْہُ لَایُقْدَحُ فِیْ صَبْرِہٖ جب بندہ خدا تعالیٰ سے اپنی مصیبت کے دور کرنے کے لئے دعا کرتا ہے تو اس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اس نے بے صبری دکھائی ہے۔

چونکہ صبر کے اصل معنی رکنے کے ہوتے ہیں اس لئے محققین لغت نے لکھا ہے کہ اَلصَّبْرُ صَبْرَانِ، صَبْرٌ عَلٰی مَا تَھْوٰی وَ صَبْرٌ عَلٰی مَا تَکْرَہُ یعنی صبر کی دو قسمیں ہیں جس چیز کی انسان کو خواہش ہو اس سے باز رہنا بھی صبر کہلاتا ہے اور جس چیز کو ناپسند کرتا ہو لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ آ جائے اس پر شکوہ نہ کرنا بھی صبر کہلاتا ہے۔

قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے کہ صبر اصل میں تین قسم کا ہوتا ہے۔ پہلا صبر تو یہ ہے کہ انسان جزع فزع سے بچے۔ قرآن کریم میں آتا ہے ﴿وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ﴾ (لقمان:۱۸) تجھے جو بھی تکلیف پہنچے تو اس پر صبر سے کام لے یعنی جزع فزع نہ کر۔ دوسرے یہ ہے کہ نیک باتوں پر اپنے آپ کو روک رکھنا یعنی نیکی کو مضبوط پکڑ لینا۔ ان معنوں میں یہ الفاظ اس آیت میں استعمال ہوئے ہیں۔ ﴿فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تُطِعْ مِنْھُمْ اٰثِمًا اَوْ کَفُوْرًا﴾ (الدھر:۲۵) اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور انسانوں میں سے گنہگار اور ناشکر گزار کی اطاعت نہ کر۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس قدر احکام قرب الٰہی کے حصول کے لئے دیئے گئے ہیں ان پر استقلال سے قائم رہنا اور اپنے قدم کو پیچھے نہ ہٹانا بھی صبر کہلاتا ہے۔ اور تیسرے معنے اس کے بدی سے رکے رہنے کے ہیں یعنی برائی سے رکے رہنے کے ہیں۔ ان معنوں میں یہ لفظ اس آیت میں استعمال ہوا ہے کہ ﴿ وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ ۔یعنی اگر وہ تجھے بلانے کے لئے گناہ سے باز رہتے اور اس وقت تک انتظار کرتے جب تک کہ تو باہر نکلتا تو یہ ان کے لئے بہت اچھا ہوتا مگر اب بھی وہ اصلاح کر لیں تو بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (تفسیر کبیر)

یہ جو تیسری مثال دی گئی ہے آیت کی اس سے پہلی آیت میں یہ ذکر ہے کہ لوگ آنحضرت ﷺ کو گھر سے بلانے کے لئے اونچی آواز سے گھر سے باہر کھڑے ہو کر بلاتے تھے تو اس پر یہ فرمایا کہ جب ان کے پاس وقت ہوگا کوئی ایسی ایمر جنسی نہیں ہے باہر آ جائیں گے، تم بلاوجہ نبی کا وقت ضائع نہ کیا کرو۔ یہ بے ادبی کی بات ہے کہ باہر کھڑے ہو کے آوازیں دینا اور انتہائی نامناسب ہے موقع محل کے لحاظ سے بات کرنا بھی صبر میں شمار ہوتا ہے اور بے موقع اور بے محل بات کرنا بے صبری ہے اور گناہ ہے۔

حدیث میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی بھی کسی تکلیف دہ بات کو سن کر صبر کرنے والا نہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی بھی صبر کرنے والا نہیں۔ کیوں؟ وہ اس طرح کہ لوگ اللہ کا شریک بناتے ہیں اور اس کا بیٹا قرار دیتے ہیں اس کے باوجود وہ انہیں رزق دیئے جاتا ہے اور عافیت دیئے جاتا ہے اور عطا کئے جاتا ہے۔

(مسلم کتاب صفة القيامة)

تو دیکھیں کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمام گناہ معاف کر سکتا ہوں لیکن شرک کا گناہ معاف نہیں کروں گا۔ اور اس کے باوجود وہ مشرکوں کو بھی، عیسائیوں کو بھی جنہوں نے خدا کا بیٹا بنایا ہوا ہے،

رزق بھی دیتا ہے اور دوسری نعمتیں بھی ان کو عطا فرما رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ صبر کرنے والی ذات تو پھر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

حضرت صہیبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمد للہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ امر اس کے لئے خیر کا موجب ہوتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔ (مسلم کتاب الزهد باب المؤمن امره كله خير)

تو جس طرح خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اس کا شکر کرنا، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا انسان کو وارث بناتا ہے۔ اسی طرح تکلیف میں صبر کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتا ہے۔ اس لئے ہر تکلیف جو مومن کو پہنچ رہی ہوتی ہے وہ اگر صابر ہے، صبر کرنے والا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بن جاتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، بے چینی، تکلیف اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی لگتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی بعض خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

(بخاری كتاب المرضى باب ما جاء فی كفارة المرض)

تو ان لوگوں کے لئے جو ذرا ذرا سی بات پر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں، ان کے لئے انذار بھی ہے کہ اگر تم بے صبری کا مظاہرہ کرو گے، جزع فزع کرو گے تو اپنی خطائیں معاف کروانے کے موقع کو ضائع کر رہے ہو گے۔ دوسری طرف صبر کرنے والوں کے لئے کتنی بڑی خوشخبری ہے کہ ہلکی سی بھی تکلیف پر صبر کرنے والے کے صبر کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا، بغیر اجر دیئے نہیں جانے دیتا۔ اور خطائیں اور غلطیاں معاف فرماتا ہے۔ بعض لوگ بعض دفعہ کسی سے کوئی معمولی سی بات سن کر جھگڑے شروع کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ اس طرح بھی شکایات آ جاتی ہیں کہ اجلاسوں میں بیٹھے ہوئے تو تو مَیں مَیں اور پھر لڑائی شروع ہو جاتی ہے اور اس اجلاس کے ماحول کے تقدس کو بھی خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ حوصلہ اور صبر ذرا بھی نہیں ہوتا جبکہ مومن کے لئے بڑا سخت حکم ہے کہ صبر دکھاؤ، حوصلہ دکھاؤ، پھر ہمسائے ہیں، ہمسائے نے اگر کوئی بات کہہ دی تو اس سے ذرا سی بات پر لڑائی شروع ہو گئی۔ یہاں سے اینٹ اٹھا کے وہاں کیوں رکھ دی، وہاں کوئی پتھر کیوں رکھ دیا گیٹ کیوں کھلا رہ گیا۔ کار کیوں میرے گھر کے گیٹ کے سامنے آ گئی۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو لڑائی جھگڑے پیدا کر رہی ہوتی ہیں اور دونوں ہمسائے پھر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے، لڑنے کے مختلف حیلے بہانے تلاش کرتے رہتے ہیں اور انتہائی چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیاں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مکان کی دیوار بنائی ہے۔ تمہاری دیوار میری زمین میں چند انچ سے بھی زائد آ گئی ہے۔ خالی کرو، یا تمہارے درخت کے پتے میرے گھر میں گرتے ہیں اس درخت کو وہاں سے کاٹو تو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے قضاء میں مقدمے بھی چل رہے ہوتے ہیں۔ جو میں باتیں کر رہا ہوں یہ عملاً ایسا ہوتا ہے۔ شرم آتی ہے ایسی باتیں سن کر اور یہ باتیں پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں نہیں ہوتیں بلکہ اس طرح ہر جگہ ہو رہا ہے، یہاں بھی ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے بعض دفعہ لڑائی جھگڑے بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ہمسائے کو کچھ تعمیر نہیں کرنے دے رہے ہوتے حالانکہ دوسرے ہمسائے کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ ذرا ذرا سی بات پہ شکایتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ تو احمدی کا یہ فرض ہے کہ اگر کوئی ایسی حرکت کرتا بھی ہے تو اس کو معاف کرنا چاہئے۔ اور غصے پر قابو رکھنا چاہئے اور صبر کرنا چاہئے۔ کیونکہ خدا کو یہی پسند ہے۔

حضرت حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہنے والا قطرہ خون اور رات کے وقت تہجد میں خشیت باری تعالیٰ کے نتیجے میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اور نہ ہی اللہ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کر کے پیتا ہے اور اسی طرح اللہ کو غصے کے گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں جو غصہ دبانے کے نتیجہ میں وہ پیتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شيبة جلد ۷ صفحه ۸۸)

پھر ایک روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص پڑوسی کی شکایت لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضورؐ نے اس کو فرمایا کہ جا اور صبر کر۔ یہ شخص دو یا تین بار حضورؐ کی خدمت میں شکایت لے کر آیا تو پھر آنحضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ جا اور اپنا مال و متاع باہر رکھ دے یعنی اپنے گھر کا سامان سڑک پہ لے آ۔ چنانچہ اس نے اپنا مال راستے میں رکھ دیا۔ اس پر لوگوں نے اس کے بارے میں پوچھا کہ تم اس طرح کیوں کر رہے ہو تو ان کو بتاتا رہا کہ کس وجہ سے کر رہا ہوں۔ تب لوگوں نے اس ہمسائے پر لعنت ملامت کی اور کہنے لگے اللہ اس سے یوں کرے یوں کرے وغیرہ وغیرہ۔ اس پر اس کا ہمسایہ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا تو اپنے گھر میں واپس چلا جا۔ اب تو مجھ سے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھے گا۔ (ترمذی كتاب الزهد باب مثل الدنيا قبل اربعة نفر)۔ تو یہاں بھی صبر کی وجہ سے ہی معاملہ حل ہو گیا۔

حضرت کبشہ انماریؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین چیزوں کے بارے میں میں قسم کھا کے بتاتا ہوں کہ انہیں اچھی طرح یاد رکھو، صدقہ بندے کے مال میں سے کچھ بھی کمی نہیں کرتا۔ جب بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے اور عزت بخشتا ہے۔ پہلی بات یہ کہ صدقہ دو کیونکہ صدقے سے مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اضافہ ہوتا ہے اور جب کسی پہ ظلم کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت بخشتا ہے اور تیسری بات یہ کہ جس نے سوال کرنے کا دروازہ کھولا اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر اور محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(ترمذی كتاب الزهد باب مثل الدنيا مثل اربعة نفر)

زیادہ مانگنے والے ہوں تو ان کی محتاجی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ایک تو خود ان میں بیٹھے رہنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ پھر خواہشات بھی بڑھتی رہتی ہیں۔ تو اس میں ایک تو صبر کرنے والے کے لئے خوشخبری ہے کہ صبر سے کام لو اگر تنگ بھی کئے جاؤ تو اپنے خدا کی رضا کی خاطر صبر کرو اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر کرو گے تو اللہ تعالیٰ جو دینے سے کبھی نہیں تھکتا وہ تمہیں نہ صرف اس مشکل اور تکلیف سے نکالے گا بلکہ صبر کی وجہ سے تمہیں عزت بھی دے گا۔ پھر ایک اہم بات یہ یہاں بیان فرمائی کہ مانگنے کی عادت اپنے اندر کبھی نہ پیدا کرو۔ جیسے مرضی حالات ہوں صبر شکر کے ساتھ گزارا کرو اور اسی طرح گزارا کرنے کی کوشش کرو کیونکہ اگر ایک دفعہ مانگنے کی عادت پڑ گئی تو پھر یہ بڑھتی چلی جائے گی۔ قناعت پھر بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ تن آسانی کی بھی عادت پڑ جاتی ہے، پتہ ہے کہ کھانے کو مل رہا ہے، کسی قسم کا کام کرنے کو دل نہیں چاہتا، اور صرف اس لئے کہ میری ساری ضروریات پوری ہو رہی ہیں مدد کے ذریعے سے تو ایسے نکمے مرد بیٹھے رہتے ہیں اور بیوی بچوں کی بھی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ اگر جماعتی وسائل کے مطابق محدود پیمانے پر ضروریات پوری ہو رہی ہوں تو بیوی بچوں کی بہت سی ایسی ضروریات بھی ہیں جو ان وسائل کے ساتھ پوری نہیں ہو سکتیں، ایک محدود مدد ہوتی ہے۔ تو بہر حال ہر انسان کو اگر مدد ہو بھی رہی ہو تو کام کرنا چاہئے، اپنی ذمہ داری خود اٹھانی چاہئے اس لئے جس قسم کا بھی کام ملتا ہو کرنا چاہئے اور ہر ایک کو اپنے پاؤں پر ہر ایک کو کھڑا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ اگر تم سوال کرنے کی عادت جاری رکھو گے تو پھر اللہ تعالیٰ محتاجی میں بھی اضافہ کرتا چلا جائے گا اور اس وجہ سے پھر گھر سے برکت بھی اُٹھ جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لیں ایسے گھروں میں میاں بیوی کی لڑائیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں۔ بچے الگ پریشان ہو رہے ہوتے ہیں، نفسیاتی مریض بن رہے ہوتے ہیں۔ اس بات کو کوئی معمولی بات نہ سمجھیں۔ عزت اور وقار اسی میں ہے کہ خود محنت کر کے کمایا جائے۔ اور امدادوں یا وظیفوں کو کبھی مستقل آمدنی کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کی طرح محنت کی کمائی بھی فرض ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جہاں اللہ تعالیٰ کے اور بہت سے فرائض ہیں ان میں یہ بھی فرض ہے کہ محنت کر کے کماؤ اور کھاؤ۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

الامانة عز

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان 2248.1652, 2248.5222

2243.0794

رہائش: 2237-8468, 2237-0471

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion
Leather Products & General Order Suppliers & Importers.

Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara,
Near Star Club, Calcuta -700039

Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

میں نے دیکھا ہے کہ جن کو اپنی عزت نفس کا خیال ہو مانگنے سے گھبراتے ہیں۔ یہ مجھے پاکستان کا تجربہ ہے۔ ایسے خاندان بھی میری نظر سے گزرے ہیں جن کے وسائل اتنے بھی نہیں تھے کہ پورا مہینہ کھانا کھا سکیں تو بعض دن ایسے بھی آ جاتے تھے کہ لنگر خانے سے آ کے سوکھے ٹکڑے لے جاتے تھے اور ان کو پانی میں بھگو کر کھاتے رہے۔ لیکن کبھی ہاتھ نہیں پھیلایا۔ گو بعد میں پتہ لگ گیا اور ان کی مدد کی گئی اور ضرورت پوری کی گئی، لیکن انہوں نے خود کبھی ہاتھ نہیں پھیلایا، ایسے سفید پوش بھی ہوتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے ہیں کہ اچھی بھلی آمدنی ہو جس سے بہت اچھا نہ سہی لیکن غریبانہ گزارا چل رہا ہوتا ہے پھر بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں وظیفہ دیا جائے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسے گھروں سے اللہ تعالیٰ برکت اٹھا لیتا ہے۔ اگر ہمت ہو اور نیک نیتی ہو تو بہت معمولی رقم قرضہ حسنہ کے طور پر لے کر بھی کام کیا جا سکتا ہے۔ مَیں نے بعض لوگوں کو اس طرح معمولی رقم سے کاروبار وسیع کرتے بھی دیکھا ہے۔ تو جب انسان ہمت کرے تو خدا تعالیٰ برکت بھی ڈالتا ہے۔ یہاں یورپ میں بھی بعض لوگ جو جوان ہیں بعض فارغ بیٹھے رہتے ہیں کہ ضروریات تو پوری ہو رہی ہیں تو ان کو بھی چاہئے کہ چاہے چھوٹے سے چھوٹا کام ملے اپنی تعلیم کے مطابق نہ بھی کام ملے تب بھی کام کرنا چاہئے فارغ بہر حال نہیں بیٹھنا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے بعض افراد نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مال طلب کیا جس شخص نے بھی آنحضور ﷺ سے مانگا آنحضور ﷺ نے اسے نواز دیا حتی کہ آپ کے پاس جمع شدہ مال ختم ہو گیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے جب تک وہ میرے پاس ہوتا ہے تو میں اسے دونوں ہاتھوں سے خرچ کرتا رہتا ہوں۔ میں اسے تم سے بچا کر نہیں رکھتا لیکن تم میں سے جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے عفو کا سلوک فرمائے گا، اور جو کوئی صبر کا مظاہرہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کر دے گا۔ اور جو کوئی استغناء ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا۔ اور تمہیں کوئی عطا صبر سے بہتر اور وسیع تر نہیں دی گئی۔ (بخاری کتاب الرقاق باب الصبر عن محارم اللہ)

پھر حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں اپنی بھوک مٹالی قیامت کے دن یہ اس کی امیدوں کے درمیان روک ہو گی۔ اور جس نے حالت فقر میں اہل ثروت کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا وہ رسوا ہو گا اور جس نے حالت فقر میں صبر سے کام لیا اللہ تعالیٰ اسے جنت فردوس میں جہاں وہ شخص چاہے گا اسے ٹھہرائے گا۔

(مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۸)

پھر ہمارے معاشرے کی ایک یہ بھی بیماری ہے کہ جس کے ہاں صرف بیٹیاں پیدا ہو جائیں یا زیادہ بیٹیاں پیدا ہو جائیں وہ بیٹیوں کے حقوق اس طرح ادا نہیں کرتے جس طرح اولاد کے کرنے چاہئیں۔ بلکہ بعض تو باقاعدہ اپنی بیٹیوں کو کوسنے بھی دیتے رہتے ہیں اور بعض بچیاں تو اتنی تنگ آ جاتی ہیں کہ لکھتی ہیں کہ لگتا ہے کہ ہم ماں باپ پر بوجھ بن گئے ہیں، ہمیں تو اب اپنی موت کی خواہش ہونے لگ گئی ہے۔ تو ایسے ماں باپ کو بیٹیوں سے اس قسم کا سلوک کرتے ہیں خوف کرنا چاہئے۔ ان کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بچیاں دے کر ان کے لئے آگ سے بچنے کے لئے انتظام کر دیا ہے۔

حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جسے زیادہ بیٹیوں سے آزمایا گیا اور اس نے ان پر صبر کیا تو اس کی بیٹیاں اس کے لئے آگ سے پردے یا ڈھال کا باعث ہوں گی۔ (ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی النفقة علی البنات والأخوات)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک یتیم یا دو یتیموں کو پناہ دی اور پھر اس پر ثواب کی نیت سے صبر کیا تو آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ میں اور وہ جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے جس طرح شہادت کی انگلی اور ساتھ والی انگلی ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ (المعجم الاوسط جلد ۸ صفحہ ۲۲۷)

تو یتیموں کی پرورش کرنا اور ان کو حوصلے اور ہمت سے اپنے گھروں میں رکھنا اور اپنے بچوں کی طرح ان سے سلوک کرنا، یہ بڑی نیکی کا کام ہے اور اس حدیث میں ایسا کام کرنے والوں کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے جو یتیموں کو پالتے ہیں کیونکہ پیار اور محبت سے کسی کے بچے کو پالنا اور پھر اس کی سب باتوں کو حوصلے اور صبر سے برداشت کرنا اور ان کی تربیت کرنا اور اپنی کمائی میں سے حوصلے اور ہمت سے خرچ کرنا اپنی بعض خواہشات پر صبر کرتے ہوئے ان کو دبانا اور یتیم بچوں کے اخراجات پورے کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے یہ بہت بڑی نیکی ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بہت بڑی خوشخبری فرمائی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے ﴿تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ﴾ کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مَرْحَمَة یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے۔ اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۶۰۔۶۱۔ جدید ایڈیشن)

اگر اس اصول پہ عمل کریں تو ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی کسی کا عیب بیان کرے۔ نہ آپ چالیس دن دعا کریں گے اور نہ عیب بیان ہو گا۔ یہ بہت اہم نصیحت ہے کہ اگر کسی سے کوئی تکلیف بھی پہنچے اس میں کوئی عیب بھی دیکھو تو بجائے لوگوں میں پھیلانے کے ان کے لئے دل میں رحم پیدا کرو، ان کے لئے دعا کرو، اس پر صبر کرو اور صبر اور مستقل مزاجی سے اس کے لئے دعا کرو، اگر یہ باتیں کسی معاشرے میں پیدا ہو جائیں تو کیا اس معاشرے میں کوئی مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے؟ بہت ساری برائیاں معاشرے سے ختم ہو جائیں۔

اب جماعتی زندگی میں انسان کو صبر کا کس طرح مظاہرہ کرنا چاہئے۔ یعنی ہمارے اندر جو نظام ہے اس کے اندر وہ یہی ہے کہ امیر کی یا کسی عہدیدار کی طرف سے اگر زیادتی بھی ہو جائے تو برداشت کریں، صبر کریں، حوصلہ دکھائیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ خلیفہ وقت تک اس کی شکایت پہنچا دیں لیکن اپنی اطاعت میں بھی فرق نہ آنے دیں۔

حدیث میں آیا ہے، حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے امیر میں ایسی بات دیکھی جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ صبر کرے یاد رکھو کہ جس نے جماعت سے بالشت بھر بھی انحراف کیا اور وہ اسی حالت میں مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔ (مسلم كتاب الامارة باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن)

ہمیں ان حدیثوں میں مختلف صورتوں میں اور مختلف موقعوں پر صبر کی تلقین کی گئی ہے۔ اور ساتھ یہ بھی کہ اگر صبر کرو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا قرب پاؤ گے، میری جنتوں کے وارث ٹھہرو گے۔ لیکن جب دعا کرنے کے طریقے اور سلیقے سکھائے تو یہ نہیں فرمایا کہ مجھ سے صبر مانگو بلکہ فرمایا کہ مجھ سے میرا فضل مانگو اور ہمیشہ ابتلاؤں سے بچنے کی دعا مانگو۔ اس کی وضاحت اس حدیث سے ہوتی ہے۔

ترمذی میں روایت ہے حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیری نعمت کی انتہا کا طلب گار ہوں۔ آپؐ نے اس سے فرمایا نعمت کی انتہا سے کیا مراد ہے اس شخص نے جواب دیا میری اس سے مراد ایک دعا ہے جو میں نے کی ہوئی ہے اور جس کے ذریعے میں خیر کا امیدوار ہوں۔ آپؐ نے فرمایا نعمت کی ایک انتہا یہ ہے کہ جنت میں داخلہ نصیب ہو جائے اور آگ سے نجات عطا ہو۔ اسی طرح آپؐ نے ایک اور شخص کی دعا سنی جو کہہ رہا تھا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام تو آپؐ نے فرمایا تمہاری دعا قبول ہو گئی اب مانگ جو مانگنا ہے۔ تو اس طرح اللہ کا واسطہ دے کر مانگا جا رہا ہے۔ اسی طرح آپؐ نے ایک اور شخص کو سنا جو دعا کر رہا تھا۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں آپؐ نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے ابتلاء مانگا ہے۔ (صبر مانگنے کا مطلب یہی ہے کہ ابتلا مانگا ہے) یعنی کوئی ابتلاء آئے گا تو صبر کرو گے۔ خدا سے عافیت کی دعا

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

کرو۔(ترمذی کتاب الدعوات)۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر مانگنا ہے تو اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگا کرو۔کبھی اس طرح دعا نہ مانگو کہ میں صبر مانگتا ہوں۔

یہ تو بعض ذاتی معاملات کے بارے میں بتایا۔اب جماعتی ابتلاء ہے، مخالفین کی طرف سے جماعت پر مختلف وقتوں میں آتے رہتے ہیں۔ان میں بھی ہر احمدی کو ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ ہمیشہ صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنی چاہئے، پاکستان میں تو یہ حالات تقریباً جب سے پاکستان بنا ہے احمدیوں کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ احمدیوں نے صبر اور حوصلے سے ان کو برداشت کیا ہے۔اور کبھی اپنے ملک سے وفا میں کمی نہیں آنے دی، یا اس وجہ سے ایک قدم بھی وفا میں پیچھے نہیں ہٹے۔اور جب بھی ملک کو ضرورت پڑی۔سب سے پہلے احمدیوں کی گردنیں کٹیں۔اور گردن کٹوانے کے لئے سب سے پہلے یہی آگے ہوئے۔اور آئندہ بھی ملک کو ضرورت پڑے گی تو احمدی ہی صف اول میں شمار ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔اسی طرح آج کل بنگلہ دیش میں بھی احمدیوں کے خلاف کوئی نہ کوئی فتنہ وفساد اٹھتا رہتا ہے۔چند سال پہلے مسجد میں بم پھٹا وہاں بھی چند احمدی شہید ہوئے اور گزشتہ سال بھی مخلص احمدی شاہ عالم صاحب کو شہید کیا گیا۔تو ایک مستقل تلوار یہاں بھی احمدیوں پر لٹکی ہوئی ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے حوصلے اور صبر سے کام لے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان پر بھی اپنا فضل فرمائے۔ جتنا چاہیں یہ ہم پر ظلم کر لیں اور جہاں جہاں بھی اور جس جس ملک میں ظلم کرنا چاہتے ہیں کر لیں لیکن احمدی ہر جگہ اپنے ملک کے ہمیشہ وفادار ہی ہوں گے۔اور جتنا دعویٰ کرنے والے یہ مخالفین ہیں اپنی وفاؤں کے ان سے زیادہ وفادار ہوں گے۔اور الٰہی جماعتوں سے دشمنی اور مخالفت کا سلوک ہمیشہ رہا ہے۔سب سے زیادہ تو ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سلوک ہوا اور آپؐ نے کمال صبر کا مظاہرہ کیا، طائف کا واقعہ اس کی یاد دلاتا ہے کس طرح پتھر برسائے گئے لیکن آپؐ کا سلوک اس کے بعد کیا تھا۔

ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ مجھے عروہؓ نے بتایا کہ انہیں ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپؐ پر جنگ احد سے سخت دن بھی کبھی آیا ہے۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا مجھے تیری قوم سے بڑے مصائب پہنچے ہیں اور عقبہ والے دن مجھے سب سے زیادہ تکلیف پہنچی تھی۔جب میں نے اپنا دعویٰ عبد یالیل بن کلال کے سامنے پیش کیا تو اس نے میری خواہش کے مطابق مجھے جواب نہ دیا اور لڑکوں کو میرے پیچھے لگا دیا پھر میں غمزدہ چہرے کے ساتھ قرن الثعالب نامی مقام تک آیا میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھا کہ میرے اوپر ایک بادل سایہ فگن ہے۔میں نے غور سے دیکھا تو اس میں جبرئیل تھے۔اس نے مجھے پکارا اور کہا اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کے تیرے بارے میں تبصرے اور جواب سن لئے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تاکہ تو ان کے بارے میں اسے جو چاہے حکم دے۔پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے پکارا، مجھے سلام کہا پھر کہا اے محمد! آپ کو ان کے بارے میں اختیار ہے آپ چاہتے ہیں کہ میں ان پر یہ دونوں پہاڑ گرادوں؟ تو میں ایسا کرنے پر تیار ہوں۔مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، میں ان کو تباہ کرنا پسند نہیں کرتا بلکہ میں تو یہ اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو بھی شریک قرار نہ دیں۔(بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبیؐ من الاحزاب ومخرجه الی بنی قریظة ومحاصرته اياهم)۔ ہمیں بھی انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔تیرہ برس کا زمانہ کم نہیں ہوتا اس عرصہ میں آپؐ نے (یعنی آنحضرت ﷺ نے) جس قدر دکھ اٹھائے ان کا بیان بھی آسان نہیں ہے۔قوم کی طرف سے تکالیف اور ایذا رسانی میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی جاتی تھی۔اور ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر و استقلال کی ہدایت ہوتی اور بار بار حکم ہوتا تھا کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا ہے تو بھی صبر کر اور آنحضرت ﷺ کمال صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے اور تبلیغ میں سست نہ ہوتے تھے۔بلکہ قدم آگے ہی پڑتا تھا اور اصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا صبر پہلے نبیوں جیسا نہ تھا کیونکہ وہ تو ایک محدود قوم کے لئے مبعوث ہو کر آئے تھے اس لئے ان کی تکالیف اور ایذا رسانیاں بھی اسی حد تک محدود ہوتی تھیں لیکن اس کے مقابلے میں آنحضرتؐ کا صبر بہت ہی بڑا تھا کیونکہ سب سے اول تو اپنی ہی قوم آپ ﷺ کی مخالف ہوگئی اور ایذا رسانی کے درپہ ہوئی اور عیسائی بھی دشمن ہوگئے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۵۳۔جدید ایڈیشن)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:" ہماری جماعت کے لئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت ﷺ کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے تھے۔چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست، رشتہ دار، اور برادری الگ ہو جاتی ہے۔یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بہن بھائی مخالف ہو جاتے ہیں۔السلام علیکم تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے۔تم انبیاء اور رسل سے زیادہ نہیں ہو، ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئے اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے۔دعاؤں میں لگے رہو۔پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء اور رُسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو، تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ہے۔ورنہ چاہئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا۔تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلے میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو، بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔بار ہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش سے مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا۔تو خود اسے شرم آجاتی ہے۔اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۵۶،۱۵۷۔جدید ایڈیشن)

پھر آپ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:" فتنہ کی بات نہ کرو، شر نہ کرو، گالی پر صبر کرو کسی کا مقابلہ نہ کرو جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی سے پیش آؤ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔سچے دل سے ہر حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو کہ پہلے تھا۔مقدمات میں سچی گواہی دو۔اس سلسلے میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے دنیا ختم ہونے پر آئی ہوئی ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۲۰،۶۲۱۔جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

★ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم رابعہ صاحب جماعت احمدیہ دیونکل کا نکاح مکرم پاشاہ صاحب ولد بارا صاحب مرحوم ساکن گانکل کے ساتھ مورخہ 12.5.04 کو مکرم مولوی ناصر احمد صاحب زاہد مبلغ سلسلہ نے پڑھایا (اعانت بدر-/50)

☆ مکرمہ محبوب بی صاحبہ بنت مکرم چندہ حسین صاحب جماعت احمدیہ دیونکل کا نکاح مکرم قاسم صاحب ابن مکرم حسین صاحب ساکن دیونکل کے ساتھ مورخہ 10.5.02 کو خاکسار نے پڑھایا اعانت بدر-/50 روپے۔ہر دو رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایم اے محمود احمد مبلغ سلسلہ سرکل انچارج دیودرگ)

★ خاکسار کی بیٹی مسماۃ فرحانہ بیگم بنت مکرم خواجہ عبدالمجید انصاری صاحب آف حیدرآباد کا نکاح ہمراہ مکرم مومن حسین احمد ابن مکرم ارشاد حسین احمد ساکن سعید آباد حیدرآباد کے ساتھ اکتیس ہزار روپیہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھا۔ (خواجہ عبدالمجید انصاری سرادنگر حیدرآباد)

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد

0092-4524-214750 ریلوے روڈ

0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی درویش کا ذکر خیر

1923—1984

(از محمد حمید کوثر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

میرے والد صاحب مرحوم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی درویش کا آبائی گاؤں ''شیخ پور'' ضلع گجرات مغربی پنجاب (حال پاکستان) تھا۔آپ کے والد صاحب کا نام چوہدری میراں بخش صاحب ولد چوہدری قطب الدین صاحب تھا۔آپ کی ولادت ۱۹۲۳ء میں اسی گاؤں میں ہوئی۔آپ کے ایک بڑے بھائی چوہدری عنایت محمد صاحب اور چھوٹی بہن آمنہ تھی۔آپ کا تعلق پنجاب کے مشہور ''وڑائچ'' خاندان سے تھا۔اسی خاندان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور صحابی حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

والد صاحب نے اپنے گاؤں اور شہر گجرات کے اسکول میں آٹھویں کلاس تک تعلیم حاصل کی تھی۔اور پھر زراعت کے کاموں میں اپنے والد صاحب کی معاونت کرنے لگے آپ بتایا کرتے تھے کہ گاؤں میں ہمارے آبائی مکان سے کھیت تقریبا دو تین کلومیٹر کے فاصلے پر تھے۔دادا جان روزہ رکھنے کے بڑے پابند تھے ماہ رمضان میں والد صاحب سحری کا کھانا لے کر کھیتوں پر جایا کرتے تھے جہاں دادا جان رات مویشیوں کے پاس گزارتے تھے ایک رات دال اور لسّی برتن سے باہر گری ہوئی تھی۔دادا جان نے کہا کہ شریف معلوم ہوتا ہے کہ آج تم راستے میں کسی چیز سے ڈر کر بھاگے ہو، جس کی وجہ سے دال اور لسّی گر گئی ہے بتاؤ کس سے ڈرے تھے۔ابا جان نے بتایا جھاڑیوں میں سے کسی جانور کے گزرنے کی آواز آرہی تھی دادا جان نے کہا ایسے موقعہ پر ڈرا نہیں کرتے، بلکہ سورۃ فاتحہ زور زور سے پڑھنی چاہئے ڈر دور ہو جاتا ہے۔

دادا جان ابا جان کو بتایا کرتے تھے کہ جنوری میں جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جہلم تشریف لے جارہے تھے، یا واپس آرہے تھے، تو ہمارے گاؤں میں یہ خبر آئی کہ آج ''امام مہدی'' (علیہ السلام) نے گجرات ریلوے سٹیشن سے گزرنا ہے۔چنانچہ اس دن میں نے ہل چلوانے کا کام ملتوی کروادیا اور ریل گاڑی آنے سے بہت پہلے گجرات ریلوے اسٹیشن پر انتظار کرنے لگا میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ تو مرزا صاحب کا ذکر بڑے برے الفاظ میں کر رہے ہیں اور گالیاں دے رہے ہیں اور کچھ خاموش ہیں۔میں بھی خاموشی سے گاڑی کا انتظار کرتا رہا۔میں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا اور دوڑ کر مصافحہ بھی کر لیا کثرت اژدہام کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک پہنچنا آسان نہ تھا۔

دادا جان ایک سادہ اُمّی انسان تھے احمدیت کی کبھی مخالفت نہیں کرتے تھے، لیکن احمدیت قبول بھی نہیں کی جب بھی ان کے دل میں احمدیت قبول کرنے کا جذبہ اٹھتا، اُن کے بعض قریبی رشتہ داران کو روک دیتے۔لیکن دادا جان ان کو پنجابی میں یہی کہتے ''جھنوں میں دیکھیا ہے اوہ جھوٹا نہیں'' یعنی جس کو میں نے دیکھا ہے وہ جھوٹا نہیں ہے مگر تم لوگ زیادہ پڑھے لکھے ہو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔دادا جان کے دل میں احمدیت کی جو قدر و قیمت تھی، اس کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ جب والد صاحب نے مئی 1945ء میں کٹک اڑیسہ میں باقاعدہ بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی اور اپنے والد صاحب کو اس کی اطلاع بھجوائی، تو انہوں نے جوابا ہمارے تایا جی کو کہا کہ شریف کو لکھ دو کہ اب جو بھی ہو احمدیت پر مضبوطی سے قائم رہنا۔

والد صاحب نے تعلیم کو ادھورا ہی چھوڑ دیا اور زراعت اور کپڑے کی تجارت نیز مختلف تجربات سے گزرتے ہوئے ۱۹۴۰ء میں فوج میں بھرتی ہو گئے بتایا کرتے تھے کہ میری صحت اور قد اچھا تھا اس لئے مجھے فوج میں اچھی جگہ مل گئی لاہور انبالہ، دہلی میں فوج کی سخت ترین ٹریننگ نے آپ کو جفاکش اور محنتی و صابر بنادیا۔فوجی ملازمت کے دوران آپ کو شمالی ہندوستان میں مختلف مقامات پر جانے کا موقعہ ملا۔ ۱۹۴۵ء کے شروع میں آپ جس رجمنٹ میں تھے اسے کٹک چھاؤنی بھجوادیا گیا۔اُسی رجمنٹ میں ایک احمدی تھے انہوں نے دیکھا کہ ان کا ساتھی ''محمد شریف'' ایک نیک نوجوان ہے۔پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے فوج میں موجود ہر بری چیز شراب وغیرہ سے پرہیز کرتا ہے اس احمدی کی عقابی نگاہ نے اپنے شکار کو پہچان لیا۔آخر ایک دن وہ احمدی والد صاحب کو کہنے لگا کہ ''شریف'' آج اتوار اور چھٹی کا دن ہے کیا خیال ہے آج شام ہم چھاؤنی سے باہر شہر کی طرف چلیں، والد صاحب نے پوچھا پہلے یہ بتائیں کہاں جانا ہے؟ اُس نے بتایا کہ آج ایک سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ہونے والا ہے، آیئے وہاں چلیں۔والد صاحب رضامند ہو گئے۔جلسہ گاہ پہنچے تو وہاں تقریبا پچاس آدمی تھے۔اور مقررین میں مولانا محمد سلیم صاحب اور مولانا عبد الغفور صاحب تھے۔

تقاریر بہت عمدہ تھیں۔والد صاحب فرماتے تھے کہ ان تقاریر سے میرے تمام شبہات دور ہو گئے۔مزید اطمینان کے لئے خاکسار نے استخارہ اور دعا میں رات گزاری، فجر کے بعد ایک بہت ہی اطمینان بخش خواب دیکھی، جس کے بعد اگلے دن خاکسار نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی الحمد للہ علی ذالک۔اس کے ساتھ ہی دل میں ایک خواہش پیدا ہوئی جس نے دعا کا رنگ اختیار کر لیا، دل کی گہرائی سے یہ دعا نکلی اے اللہ میری تو اب عمر نہیں کہ میں علوم دینیہ حاصل کر کے اسلام و احمدیت کی علمی خدمت کروں اور مولانا صاحب کی طرح لوگوں کے شکوک کا ازالہ کر سکوں، اے اللہ تو مجھے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا کرنا اور اُسے ان علماء کی طرح عالم دین بنا دینا۔

خاکسار راقم الحروف (محمد حمید کوثر) اپنے والد صاحب کا بڑا بیٹا ہے یہ والد صاحب کی دعاؤں کا ہی ثمرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جامعہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کر کے ہندوستان کے مختلف صوبہ جات اور بلاد عربیہ فلسطین میں خدمت اسلام و احمدیت کی توفیق محض اپنے فضل سے عطا فرمائی۔اشکر اللہ علی ہذہ النعمۃ

جب والد صاحب نے بیعت کر لی، تو کٹک کے احمدی احباب نے آپ کو مبارک باد دی۔اور سید منظور علی صاحب مرحوم اور سید عبید السلام مرحوم نے اپنے گھر بلایا والد صاحب کا یہ دونوں دوستوں سے پیار آخر دم تک قائم رہا اور ہمیشہ ان کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔

۱۹۴۶ء میں صوبہ بہار میں فسادات بھڑک اٹھے اُن فسادات پر قابو پانے کے لئے فوج کی جس رجمنٹ میں آپ تھے اسے صوبہ بہار بھجوا دیا گیا۔اس دوران آپ رانچی اور مونگھیر میں رہے۔یہاں آپ کی ملاقات حکیم خلیل احمد صاحب سے ہوئی، والد صاحب ایک دن ملٹری گاڑی میں مونگھیر کی ایک سڑک سے گزر رہے تھے، کسی کام کے لئے نیچے اترے تو ان سے ایک آدمی سید عبد الجبار صاحب مرحوم والد سید بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھارکھنڈ نے پوچھا آپ احمدی ہیں؟ والد صاحب نے کہا جی ہاں الحمد للہ میں احمدی ہوں، چنانچہ انہوں نے معانقہ کیا اور انہوں نے اصرار کیا کہ آپ پانچ منٹ کے لئے میرے ساتھ آئیں۔وہ والد صاحب کو ایک کمرے میں لے گئے وہاں پانچ چھ احمدی افراد تھے، ان میں سے ایک سید عاشق حسین صاحب مرحوم بھی تھے، سید عاشق حسین صاحب نے فرمایا کہ میں اپنے گاؤں غازی پور جانا چاہتا ہوں، رائفل میرے پاس ہے اتنے خطرناک حالات میں مَیں بس کے ذریعہ نہیں جاسکتا، آپ مجھے ملٹری گاڑی میں غازی پور چھوڑ آئیں۔والد صاحب نے کہا آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔آپ آدھا گھنٹہ انتظار کریں۔میں ہیڈ کوارٹر سے اجازت لیکر حاضر ہوتا ہوں سید عاشق حسین صاحب اپنی گھڑی دیکھ رہے تھے ٹھیک ۲۹ منٹ بعد ملٹری کی گاڑی ان کے پاس رکی اور والد صاحب نے انہیں سوار ہونے کا اشارہ کیا، اور اس طرح سید صاحب خیریت سے اپنے گاؤں پہنچ گئے۔

ملٹری میں آپ کی ملاقات بہت سے احمدی دوستوں سے ہوتی رہی۔جن میں محترم خالو غلام قادر صاحب درویش، محترم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب درویش مرحوم، مولوی ضمیر احمد صاحب مرحوم مواطن امروہہ یوپی قابل ذکر ہیں۔والد صاحب ان سب کی عزت و محبت اپنے بھائیوں کی طرح کرتے تھے۔

۱۹۴۷ء کے شروع میں والد صاحب مرحوم نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنی زندگی وقف کرنے کی درخواست بھجوائی۔دفتر کی طرف سے ارشاد موصول ہوا قادیان حاضر ہو جائیں۔چنانچہ والد صاحب اور غلام قادر صاحب درویش نے ۲۵ر مارچ ۱۹۴۷ء کو انبالہ چھاؤنی میں اپنا اپنا استعفیٰ پیش کیا اور ساتھ ہی استعفیٰ منظور ہونے تک ایک ہفتہ کی رخصت حاصل کر کے اپنے گاؤں گئے اور ایک ہفتہ قیام کے بعد یکم اپریل ۱۹۴۷ء کو ہر دو افراد قادیان حاضر ہو گئے۔اسی روز سے انہیں کیپٹن شیر ولی صاحب مرحوم کے ماتحت خدمت بجالانے کا حکم ہوا۔اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جب قادیان سے باہر تشریف لے جاتے تو زیادہ تر مواقع پر والد صاحب کو بھی حفاظتی عملہ میں شامل ہونے کا موقع مل جاتا۔

۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء کو آزادی اور تقسیم ملک کا بھی اعلان ہوا۔جنگل میں آگ کی طرح ہولناک فساد پنجاب میں پھیلنا شروع ہوئے۔کم و بیش ایک ملین انسان قتل ہوا کروڑوں روپے کا نقصان ہوا۔سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ کو بھی ''داغ ہجرت'' برداشت کرنا پڑا۔اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ۳۱ر اگست ۱۹۴۷ء کو قادیان سے ہجرت فرما کر لاہور تشریف لے گئے اس تاریخی سفر میں جو حفاظتی دستہ حضور کے ساتھ ساتھ تھا اس میں والد صاحب بھی شامل تھے۔

قادیان واپسی کے بعد آپ کو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ کی قیادت و نگرانی میں خدمت بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔اس وقت قادیان کے گرد و نواح کا پورا خطہ ایک دہکتے ہوئے تندور کا منظر پیش کر رہا تھا۔انسانی اقدار کا جنازہ نکل چکا تھا۔سفا کی اپنی انتہاء کو پہنچ چکی تھی، ان خوفناک حالات میں آپ کو ان خدام میں شرکت کا موقعہ ملا، جن کے سپرد قادیان کے گرد و نواح میں دیہاتوں سے ان احمدی خاندانوں کو قادیان لانا تھا

جوخطرات کے نرغے میں پھنسے ہوئے تھے۔

ایک دفعہ آپ کو حکم ملا کہ قادیان کے ایک قریبی گاؤں میں چھ احمدی خاندان ہیں جنہیں قادیان لانا تھا۔ دو خدام کی ڈیوٹی لگی۔ جب دشمنوں کی نظروں سے بچتے بچاتے رات کی تاریکی میں وہاں پہنچے تو دیکھا سارا گاؤں جل رہا ہے۔ ایک طرف کے کچھ مکانات بچے ہوئے تھے، جن کی طرف بھی آگ بڑھ رہی تھی بڑی مشکل یہ تھی کہ ہمیں ان احمدی افراد کے مکانات کا پتہ نہیں تھا ایک احمدی کا نام بتایا گیا تھا اس تک پہنچنا تھا۔ گاؤں کی گلیوں میں کوئی شخص تھا بھی نہیں جس سے ہم پوچھ سکتے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے ایک دروازے پر دستک دی۔ صاحب مکان کسی طرح بھی دروازہ کھولنے پر آمادہ نہ ہوا۔ آخر ہم نے پوچھا کہ فلاں آدمی کا مکان کہاں ہے؟ اس نے کہا تم دونوں کون ہو؟ ہم نے بتایا ہم قادیان سے آئے ہیں۔ پھر اس نے کہا کہ میں بھی احمدی ہوں۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں اس کے مکان تک لے چلوں مجھے نہیں پتہ کہ اس کا مکان بھی جل چکا ہے یا نہیں؟ بہر حال اس احمدی کی مدد سے سارے احمدی خاندانوں کو ہم بڑی حکمت عملی سے گاؤں سے باہر لائے پھر ایک غیر معروف راستے سے قادیان کا رخ کیا۔ جب نصف راستہ طے کر چکے تو ایک آدمی کہنے لگا کہ میری بیوی وہاں ہی رہ گئی ہے۔ اس شخص پر اتنا خوف طاری تھا کہ وہ واپس جانے کے لئے تیار نہ تھا آخر اس کو لیکر گاؤں دوبارہ آئے، دیکھا گھر جل رہا تھا وہ عورت بیمار بے ہوش پڑی تھی۔ اسے کندھے پر اٹھایا اور رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِی وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی کا ورد کرتے ہوئے دشمنوں کی لگاتار فائرنگ سے بچتے بچاتے بخیریت قادیان پہنچ گئے۔ (الحمد للہ علی ذالک)

اس عرصہ میں آپ کے ساتھ اسی قسم کے اور حوادث و واقعات بھی پیش آئے، جو بلاشبہ ایمان افروز و ازدیاد توکل علی اللہ کا باعث ہیں۔ لیکن ان سطور میں ان کے ذکر کی گنجائش نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کبھی حالات نے اجازت دی تو ان واقعات کو احاطۂ تحریر میں لایا جائے گا۔

اگر تقسیم ملک کے وقت قادیان کے حالات کو سمجھنا ہو تو، اسے ہمیں دو حصوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔ ایک وہ عرصہ جو تقسیم ملک یا اس سے کچھ عرصہ قبل شروع ہوا اور 16 نومبر 1947 کو اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد عہد درویشی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد جو تین سو تیرہ (یا سولہ) افراد قادیان میں رہے ان میں سے اکثر نے جو زندگیاں گزاریں وہ اس شمع کی طرح تھیں جو آہستہ آہستہ جلتے جلتے اپنے وجود کو پگھلاتی جاتی ہے۔ اور اپنے ماحول کو روشن رکھتی ہے۔ بالکل اسی شمع کی طرح درویشان کرام کی بہت بڑی تعداد نے آخری دم تک ماحول قادیان کو روشن رکھا اور بالآخر بہشتی مقبرہ کی مقدس خاک میں ابدی نیند سو گئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ والد صاحب مرحوم بھی ان سعادتمندوں میں سے ایک تھے جنہیں دونوں ہی ادوار میں خدمت بجالانے کا موقع ملا۔ تاریخ احمدیت جلد گیارہ کے صفحہ 381 پر آپ کا نام "مستقل خدام" کے عنوان کے تحت 188 نمبر پر درج ہے۔

عہد درویشی میں آپ کو لنگر خانہ، نظارت امور عامہ، نظارت دعوت و تبلیغ، نظارت علیا، بیت المال و جائیداد وغیرہ میں خدمت بجالانے کا موقع ملتا رہا۔ مورخہ 13 اکتوبر 1950 کو آپ کا نکاح حمیدہ خاتون صاحبہ بنت مکرم عابد حسین صاحب ساکن بھاگلپور بہار سے مولانا عبد الرحمٰن صاحبؓ ناظر اعلیٰ قادیان نے مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔

اپنے آبائی گاؤں شیخ پور آپ تقسیم ملک کے بعد پہلی بار 1953 میں گئے۔ وہاں یہ خبر مشہور تھی کہ شریف مرزائی ہونے کے بعد مر کھپ گیا ہے۔ مگر جب والد صاحب مع ہماری والدہ اور دو بچوں کے وہاں پہنچے تو رشتہ میں والد صاحب کی پھوپھی صاحبہ جو احمدی تھیں غیر احمدیوں کے گھر جا کر کہنے لگیں کہ تم تو کہتے تھے شریف مر گیا ہے، ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے تین شریف عطا کر دئے۔ اسی سفر میں آپ کو علم ہوا کہ آپ کے بعض غیر احمدی رشتہ داروں نے آپ کے انڈیا میں رہ جانے کو بہانہ بنا کر آپ کی آبائی اور ملٹری سروس کے دوران خود خرید کردہ اراضی پر قبضہ کر لیا ہے۔ آپ نے اس جائیداد کے ضیاع پر صبر کیا۔ اور فرمایا کرتے تھے جائیداد جانے کا مجھے کوئی افسوس نہیں بلکہ میں تو اپنے مولیٰ کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے احمدیت اور قادیان میں خدمت بجالانے کی سعادت بخشی۔

آپ کی نمایاں خوبیوں میں سے یہ تھا کہ آپ نماز باجماعت کے پابند اور دعا گو انسان تھے، کھیتوں میں کام کرتے، یا سفر کرتے ہوئے بھی نماز قضا نہیں ہونے دیتے تھے، تہجد اور فجر کے بعد تلاوت قرآن مجید میں بھی ناغہ نہیں ہونے دیتے تھے۔ کوشش فرماتے کہ ہر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسجد اقصیٰ قادیان میں اعتکاف کریں اور اس کے لئے رخصتیں بچا کر رکھتے تھے۔ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت و عقیدت رکھتے، نیز جماعت کے مفاد کو ہر دوسرے مفاد پر ترجیح دیتے تھے۔ خواہ اس میں اپنا ہی نقصان کیوں نہ ہو ہر قسم کے چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے۔ تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے، غیر مسلموں سے بڑے وسیع تعلقات تھے ہمیشہ ان کو اسلام و احمدیت کے بارے میں اچھے اچھے واقعات سنا کر تبلیغ کرتے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی بہت عزت و تکریم کرتے۔ قادیان میں موجود صحابہ کرام میں سے کسی نہ کسی کو اپنے غریب خانہ پر آنے کی دعوت دیتے، اور ان سے اپنے بچوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے واقعات سنواتے، چنانچہ خاکسار نے اپنے گھر میں بچپن میں حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت بھائی شیر محمد صاحبؓ، اور حضرت بھائی الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ سے کئی روایات سنیں۔ جب میرا بیٹا عطاء المجید (مبشر کوثر) ۱۴ر فروری ۱۹۸۱ء کو قادیان میں پیدا ہوا تو حضرت بھائی الہ دین صاحبؓ سے اس کے کان میں اذان دلوائی۔ اور جب میں اسے ۱۹۸۳ء میں ربوہ جلسہ سالانہ پر لے کر گیا تو تاکید فرمائی کہ اسے حضرت محمد حسین صاحب کے پاس ضرور لے جاؤں۔ چنانچہ ہم حضرت مولوی صاحب سے ملے، اور جب یہ بتایا کہ یہ میر عبد الغنی صاحب مرحوم ساکن بھدرواہ کشمیر کا نواسہ ہے تو بہت خوش ہوئے، فرمانے لگے کہ اس کے نانا میرے ذریعہ احمدی ہوئے تھے۔

والد صاحب مرحوم اپنے فرائض کو ادا کرتے ہوئے مورخہ ۱۲/ مارچ ۱۹۸۴ء کو وفات پا کر بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ بوقت وفات ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں بطور یادگار چھوڑ گئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے۔ مرحوم کو اپنی وفات کا بہت پہلے علم ہو چکا تھا۔ فروری ۱۹۸۴ میں خاکسار ربوہ میں منعقد ہونے والے اب تک کے آخری جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد وہاں کچھ عرصہ گزار کر واپس قادیان آیا اور پھر مجھے بمبئی جانا تھا، جہاں خاکسار بطور مبلغ سلسلہ خدمت بجالا رہا تھا۔ سفر سے قبل والد صاحب نے مجھے الگ کمرے میں بلایا اور بڑی دیر تک اپنے گلے سے لگایا اور کہا کہ یہ میری آپ سے آخری ملاقات ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور ان کی ذریت کو انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نیکیوں کی راہوں پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

☆☆☆

درس حدیث

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من اصل الايمان الكف عمن قال لا اله الا الله لا تكفره بذنب ولا تخرجه من الاسلام بعمل

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایمان کی اصل ہیں۔ جو توحید کا اقرار کرے اسے تکلیف دینے اور ایذاء رسانی سے رک جانا۔ (اس کے) کسی گناہ کی وجہ سے اس کی تکفیر نہ کر اور نہ اس کے کسی عمل کی وجہ سے اسے اسلام سے خارج قرار دے۔ (مشکوۃ باب الکبائر وعلامات النفاق مترجم مولانا عبد الحکیم خان صفحہ ۲۹)

☆

اُس کی چہرہ نمائیاں ہوں گی
بستی بستی دُہائیاں ہوں گی

چاند، سورج، زمین اور زماں
کس کی اتنی گواہیاں ہوں گی

حُبّ احمد بجز نہ اب لوگو
مصطفیؐ تک رسائیاں ہوں گی

اے مریضو! بدوں دم عیسیٰ
بے اثر سب دوائیاں ہوں گی

بے وفائی کے ہم نہیں قائل
لاکھ ہم میں برائیاں ہوں گی

اس کے در کی ظفرؔ فقیری سے
ساری مشکل کشائیاں ہوں گی

(مبارک احمد ظفر لندن)

درخواست دعا

مکرمہ مسرت مجید صاحبہ زوجہ مکرم مظفر احمد صاحب ٹھوکر آف رشی نگر اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے، اپنی اور اپنے شوہر اور اہل خانہ کی صحت وتندرستی اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (ارشاد احمد ٹھوکر)

اسلام کا اصولِ انصاف اور عدل

سیّد فہیم احمد مبلغ انچارج سکّم (گینگٹوک)

اسلام نے سیاسی اقتصادی تمدّنی اور دیگر تمام قسم کے نظاموں کی بنیاد اس امر پر رکھی ہے کہ بادشاہت خدا کی ہے جو بطور امانت برسرِ اقتدار کسی حکمران کے سپرد کی جاتی ہے جیسا کہ فرمایا:

وَتبارک الّذی لہٗ ملک السمٰوٰت والارض وما بینھما وعندہٗ علم الساعۃ والیہ ترجعون. (سورۃ الزخرف آیت ۸۶)

یعنی بڑی برکتیں بخشنے والی وہ ہستی ہے جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اُن سب کی بادشاہت اسی کی ہے اور قیامت کا علم صرف اس کو حاصل ہے اور اُسی کی طرف تم کو لوٹایا جائے گا۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین و آسمان کی بادشاہت صرف خدا کو حاصل ہے۔ ہر چیز جو اس دنیا میں موجود ہے وہ سب خدا کے حضور لوٹے گی۔ اگر کسی شخص کو کسی چیز کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے یا کوئی امانت اُس کے سپرد کی جاتی ہے تو وہ اُس کے خیانت کرنے سے پرہیز کرے گا۔ کیونکہ اُسے امانت سپرد کرنے والے کے سامنے جواب دینا ہوگا۔ لیکن وہ شخص جو اپنے آپ کو آزاد سمجھتا ہے وہ اس کا خیال نہیں رکھے گا۔ اور اسی حکمت کے پیش نظر قرآن کریم نے بادشاہت کو خدا کی ملکیت قرار دیا ہے۔ چنانچہ تعلیم قرآن کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور خلافت راشدہ تک جو اسلامی حکومت قائم کی گئی اُس کے مندرجہ ذیل اصول تھے۔ اُن میں سے پہلے چار اصول کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ان اللہ یامرکم ان تؤدّوا الْاَمٰنٰتِ الی اھلھا واذا حکمتم بین النّاس ان تحکموا بالعدل انّ اللہ نعمّا یَعِظُکُمْ بہ انّ اللہ کان سمیعًا بصیرا۔ (سورۃ نساء آیت ۵۹)

ترجمہ:: اللہ تعالیٰ تمہیں یقیناً (اس بات کا) حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں اُن کے مستحقوں کے سپرد کرو اور (یہ کہ) جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے فیصلہ کرو۔ اللہ جس بات کی تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ وہ یقیناً بہت ہی اچھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ یقیناً بہت سُننے والا اور بہت دیکھنے والا ہے۔

☆ - یعنی حکومت کیلئے کسی حاکم کو منتخب کرنا علامۃ الناس کے اپنے اختیار میں ہو۔ نہ یہ کہ کوئی جبراً اپنی طاقت کے بل بوتے پر حکومت کرنے لگے اور نہ ہی نسلی اور وراثتی حکومت کو اسلام پسند کرتا ہے۔ بلکہ حکومت ایسی ہونی چاہئے جس پر لوگوں کو بھی اختیار ہو کہ وہ اپنا حق مانگ سکیں۔

☆ - جب حاکم کا چنا لوگوں کے اختیار میں ہے تو لوگوں کو چاہئے کہ وہ ایک امانت دار حاکم کو چنیں۔ کیونکہ بعض حاکم ایسے ہوتے ہیں کہ جب اُن کو بادشاہت مل جاتی ہے تو وہ اس پر قابض ہو جاتے ہیں اور رعایا کا بالکل خیال نہیں رکھتے اور خیانت کرتے ہیں۔

☆ - حکومت چونکہ حقوق و فرائض کے مجموعہ کا نام ہے اس لئے حاکم کا فرض ہے کہ وہ محکوم کا ہر طرح خیال رکھے۔ اُن کی جان اور مال کی حفاظت کرے۔ اور یہی اسلام کی تعلیم ہے کہ:

"سیّد القوم خادمھم"

یعنی قوم کا سردار اُن کا خادم ہوتا ہے۔

☆ - حاکم کیلئے ضروری ہے کہ وہ افراد اور اقوام کے درمیان عدل کرے۔ یعنی اُس کیلئے جائز نہیں کہ وہ ناجائز طرفداری کرتے ہوئے کسی کو اونچا کرے اور کسی کو نیچے گرا دے۔ کسی قوم کو ترقی کی طرف لے جائے اور تعلیم پھیلائے اور کسی قوم کو تنزل کی طرف لے جائے اور جہالت کو ہٹانے کی کوشش نہ کرے جس پر چاہے مہر کی نظریں کرے۔ اور جس پر چاہے قہر کی بجلیاں گرائے۔ بلکہ حاکم کا فرض ہے کہ وہ تمام رعایا کو ایک نظر سے دیکھے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف حکام کو عدل کرنے کی تلقین فرمائی بلکہ خود بھی اُس پر عمل کر کے دکھلایا۔ اُن میں سے ہر ایک نمونہ کا ذکر کرنا ممکن نہیں صرف ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ تاریخ میں آتا ہے۔

قبیلہ بنی مخزوم کی ایک عورت چوری کے جرم میں پکڑی گئی۔ اُسامہ بن زیدؓ جن سے حضورؐ بہت محبت رکھتے تھے کو بعض لوگوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں اُس کی سفارش کیلئے بھجوایا۔ آپ نے فرمایا۔

اَتَشفعُ فی حد من حدود اللہ ثمّ قام فخطب فقال یا ایّھا الناس انما ضلّ من قبلکم انّھم کانوا اذا سرق الشریف تذروہٗ واذا سرق فیھم الضعیف قاموا علیہ الحدو ایم اللہ لَوْ ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا" (بخاری کتاب الحدود)

یعنی آپ نے فرمایا۔ اے اُسامہ! کیا تم حدود خداوندی میں سفارش کرتے ہو۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ تم سے پہلی اُمتیں اس لئے ہلاک اور گمراہ ہوگئیں کہ جب کوئی معزز آدمی جُرم کرتا تو اُس سے درگزر کرتے اور چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور اور بے سہارا جُرم کرتا تو اُسے سزا دیتے۔ خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اُس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

☆ - پھر بادشاہ سمجھتے ہیں کہ ہم لوگوں کی خدمت کیلئے نہیں بلکہ لوگ ہماری خدمت کیلئے مامور ہیں۔ مگر قربان جائیں دونوں عالم کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا:

"سید القوم خادمھم"

حضور خود اس قول کے عملی نمونہ تھے۔ کبھی نہیں چاہا کہ لوگ آپ کی بڑائی کریں۔ ایک شخص رُعب کی وجہ سے کانپتا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں تو عرب کی ایک غریب بیوہ عورت کا بیٹا ہوں جو غربت کی وجہ سے سوکھا ہوا باسی گوشت بھی استعمال کر لیا کرتی تھی۔ آپ ﷺ ناپسند فرماتے تھے کہ کسریٰ و قیصر کی طرح آپ کے دربار میں کوئی شخص آپ کے سامنے کھڑا ہو۔

☆ - پھر قومی کاموں کی ترغیب کیلئے آپ ہر مشکل کام میں حصہ لیتے مسجد نبوی ﷺ بننے لگی تو سب سے پہلے آپ نے اکیلے ہی پتھر ڈھونے شروع کر دیئے اور یہ دیکھ کر ایک انصاری شاعر نے کہا۔

لو قعدنا والنّبی یعمل
لذاک منّا العمل المضلّل

یعنی نبی اکیلا کام کرے اور ہم بیٹھے رہیں۔ یہ تو نہایت ہی بُری کارروائی ہوگی۔ اس لئے اُٹھو اور کام کرو۔

غزوہ احزاب کے موقع پر سخت سردیوں کے دنوں میں حضورؐ خندق کھودنے میں شریک تھے اور آپ کا سینہ مبارک مٹی سے بھرا ہوا تھا کہ ایک صحابیؓ آئے اُنہوں نے حضور کو دکھایا کہ بھوک کی وجہ سے خالی پیٹ پر پتھر باندھا ہوا ہے۔ آپ نے اُس کی تسلی کیلئے اپنا پیٹ دکھایا۔ اُس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ کھودتے کھودتے سورج غروب ہوگیا اور حضرت عمرؓ آئے اور کہنے لگے۔ حضور جس جگہ ہم کام کر رہے تھے وہاں کافروں نے ایسا شور کیا ہوا تھا کہ ہم بمشکل عصر کی نماز پڑھ سکے۔

آپؐ نے فرمایا اور یہاں تو اتنا زور تھا کہ ہم عصر کی نماز ابھی تک نہیں پڑھ سکے۔

☆ - اسی طرح اس زمانہ کے بادشاہوں کا یہ حال ہے کہ خود جنگ کے موقع پر محفوظ مقامات پر رہتے ہیں اور لوگوں کو میدان جنگ میں بھیجتے ہیں۔ مگر ہمارا بادشاہ ہر جنگ میں سب سے پیش پیش رہتا تھا۔ حضرت علیؓ سا بہادر کہتا ہے کہ ہم جنگوں کی شدت سے بچنے کیلئے حضور ﷺ کے پیچھے ہو جایا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ جنگ حنین میں سب سے آگے بڑھے تو ایک شخص نے آپ کی سواری کی نچر کو روکا اس پر آپؐ نے فرمایا اُسے چھوڑ دو۔ پھر آگے بڑھ کر فرمایا۔

انا النّبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب

پھر جنگ اُحد میں ایک حد تک اور جنگ حنین میں ایک وقت تک مسلمان مغلوب رہے۔ مگر بانی اسلام سردار دو جہاں کا نمونہ دیکھو کہ صحابہؓ کے پیر اُکھڑ جاتے ہیں۔ مگر آپ میدان میں رہتے ہیں۔ حالانکہ شکست کے وقت جرنیل اور بادشاہ عموماً اپنے باڈی گارڈ کیساتھ پہلے سے روانگی کا انتظام کرتے ہیں۔ سب سے مشہور بادشاہ نپولین نے واٹرلو کے میدان میں ایسا ہی کیا تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود کھڑے رہے۔ فوج بھاگ گئی۔ سبحان اللہ بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

☆ - پھر بادشاہوں میں یہ نقص ہوتا ہے کہ سرکاری خزانہ کو اپنا ذاتی مال سمجھتے ہیں۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے کہ مال غنیمت کے ایک اونٹ کی پیٹھ پر ہاتھ مار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بال اُکھیڑے اور لوگوں کو دکھا کر فرمایا کہ میرے مقررہ حق کے علاوہ سرکاری خزانہ میں سے یہ بال لینا بھی مجھے جائز نہیں بلکہ مجھ پر حرام ہے۔ پس اسلام کے مذکورہ بالا اصول کے مطابق حضرت بانی اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کر کے آپ کے نمونہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اگر آپ جیسا کوئی حاکم منتخب کر لیا جائے تو ملک میں امن وشانتی کی فضا قائم ہو سکتی ہے ورنہ ناممکن ہے۔

طاقت کا نشہ اور وسائل کی فراوانی کمزور پر ظلم کرنے اور ہم پلّہ سے ٹکرانے پر آمادہ کرتی ہے تاکہ اُسے برباد کر کے اُس کے مال و اسباب پر بھی خود قابض ہو جائے۔ دولت وثروت ہڑپ کرنے اور اپنی سلطنت و حکومت کو وسعت دینے کی مثالیں تاریخ میں بہت ملتی ہیں۔ کیونکہ دنیا میں عام طور پر جس کی لاٹھی اُس کی بھینس کا اصول کارفرما رہا ہے۔ اور ہمیشہ بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو نگلتی رہی ہے۔ اور اقتدار یافتہ طبقہ نے کمزور طبقے کے جذبات و احساسات کا کبھی خیال نہیں رکھا اور اکثریتوں نے ہمیشہ اقلیتوں پر اپنی من مانی کو تھوپا۔ مگر یہ دنیا کی خوش بختی تھی کہ اللہ نے اسلام کے ذریعہ ان باتوں کی مذمت کرائی۔

☆ - سن ۹ ہجری کی بات ہے کہ جب نجران کے عیسائیوں کا وفد مدینہ حاضر ہوا تو حضور نے اُنہیں اپنے طور پر اپنے رسوم و عبادات ادا کرنے کی مسجد نبویؐ میں ہی اجازت دے دی۔

☆ - اسی طرح یروشلم کی فتح کے بعد حضرت عمرؓ جب گرجے کو ملاحظہ فرما رہے تھے تو وہیں نماز کا

وقت آگیا تو آپ نے وہاں نماز ادا نہیں کی۔ مگر آپ نے گرجا میں نماز پڑھنے سے محض اس لئے انکار کیا کہ کہیں بعد میں آنے والے مسلمان سنت عمرؓ کی تقلید میں اس گرجے کو مسجد میں تبدیل نہ کرلیں۔

☆۔عباسی خلیفہ مامون ۸۳۳-۸۱۳) جس کی حکومت کو Augustan Age of Islam کہا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں تمام مذہبی امتیازات مٹ چکے تھے اور یہودی عیسائی صابی اور زرتشتی سبھی حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز کئے جاتے تھے۔ اُس کی حکومت کے دوران گیارہ ہزار چرچ اور سینکڑوں یہودی عبادت گاہیں موجود تھیں اُس نے سکندر کے زمانہ کی تحریرات اور یونانی فلاسفروں کی تحقیقات کا ایک عیسائی اور ایک برہمن سے عربی زبان میں ترجمہ کروایا تھا۔ اُس کی لائبریری اتنی بڑی تھی کہ اُس کی کیٹلاگ ۴۲ جلدوں میں تھی۔

☆۔قسطنطنیہ کے فاتح محمد ثانی نے اُس مسلمان سپاہی کا سر قلم کر دیا تھا جس نے شہر میں داخل ہوتے وقت عیسائیوں کے تبرکات کی لوٹ مار کی کوشش کی تھی۔ اور اس سے زیادہ رواداری کا کیا تصور ہوسکتا ہے جو ایران کے شاہ عباس نے اصفہان کے یہودیوں کو عام آزاد لوگوں کی طرح اپنی مملکت میں رہنے کی اجازت دی تھی۔ اور جب ایک حاجی نے اسلام قبول کرنے کے انکار پر تبریز کے ایک امریکی تاجر کو قتل کر دیا تھا تو اُس نے گورنر کو حکم دیا تھا کہ حاجی کو پھانسی دے دے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کے عہد حکومت میں غیر مذاہب کے ساتھ ہمیشہ رواداری کا سلوک رہا ہے۔ کہتے ہیں

والفضل ما شهدت به الاعداء

ابھی چند غیر مسلم مصنفین کے قلم سے بعض تاریخی صداقتوں کا ذکر کیا جائے گا جن سے مسلمانوں کے غیر مذاہب کیساتھ عمدہ برتاؤ پر روشنی پڑتی ہے اور ان شہادتوں سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اصولی اور عملی طور پر مذہبی آزادی اسلامی حکومتوں اور مسلمانوں کا ہمیشہ خاصہ رہا ہے۔

☆۔چنانچہ فلسطین کے باشندوں کیساتھ حضرت عمرؓ کا عہد نامہ جو ۶۲۸ء میں ہوا وہ یہ ہے کہ

''امیر المومنین حفاظت بخشتے ہیں۔ اُن کی جانوں کی۔ اُن کے مالوں کی۔ اُن کے گرجوں اور اُن کی صلیبوں کی۔ اور ہر اُس چیز کی جس کا تعلق اُن کے مذہب سے ہے۔ اُن کے گرجے رہائشی مکانوں کے طور پر استعمال نہ کئے جائیں گے۔ اور نہ اُنہیں مسمار کیا جائے گا۔ مذہب کی بناء پر اُن پر جبر نہ کیا جائے گا اور نہ اُن میں کسی کو گزند پہنچایا جائے گا''۔

☆۔امیر معاویہؓ نے اپنی حکومت میں کئی عیسائی ملازم رکھے ہوئے تھے خلیفہ مقتدر نے مکہ اور دوسری جگہ کے گرجوں کو (جن کو گرا دیا گیا تھا) دوبارہ تعمیر کروایا۔ اسپین میں مسلمانوں کی حکومت کا زمانہ اپنے انصاف رواداری اور خوشحالی کی وجہ سے اسلامی تاریخ کا روشن باب ہے۔ وہاں مسلمانوں نے اپنے صدیوں پر پھیلے دور حکومت میں کسی شخص کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ اور عیسائی بخوشی اس رواداری حکومت کے تحت زندگی بسر کرتے تھے۔ (Earnest Renan)

☆۔عبدالرحمٰن سوئم نے تمام مذاہب کے لوگوں کیلئے حکومت کے سب عہدوں کے حصول کے دروازے کھول دیئے تھے۔ اور تیسری صدی ہجری کے آنے تک آگ کے پرانے شاندار مندروں کے سایہ تلے سادہ مساجد کھڑی نظر آتی تھیں۔

(Historical Roe of Islam by M.N.Roy)

☆۔پروفیسر مارگولیتھ اس خیال کے حامی ہیں کہ:-

اُن لوگوں کے نزدیک جنہوں نے مشرقی عیسائیت اور اسلامی فتوحات کے بعد حالات کا جائزہ لیا ہے عیسائیت کی بقا ایک عجوبہ ہے۔

☆۔فاضل مورخ مسٹر جبن کی رائے۔

اسلام اور مسلمانوں کے عروج کی تاریخ اور رواداری اُن کی اعلیٰ قدروں کو اُجاگر کرنے کی تاریخ ہے۔ (دعوت دہلی ۱۳ر ستمبر ۸۳ء)

☆۔فلسطین میں ایک عیسائی شاعر نے ان واقعات کو دیکھ کر کہا:

کہ صرف مسلمان ہی روئے زمین پر ایک ایسی قوم ہیں۔ جو دوسرے مذاہب والوں کو ہر قسم کی آزادی دیتے ہیں۔

(زوال دومۃ الکبریٰ صفحہ ۱۵)

☆۔ایک نسطوری بشپ ۶۴۹ء میں یہ لکھنے پر مجبور ہوا۔ وہ لکھتا ہے۔

''یہ عرب عیسائیوں کے مذہب کے خلاف نہیں لڑتے۔ بلکہ یہ تو ہمارے مذہب کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ ہمارے پادریوں اور بزرگوں کی عزت کرتے ہیں۔ اور ہمارے گرجوں اور خانقاہوں کیلئے تحائف دیتے ہیں''۔

(The Arab Conquest of Egypt P-159)

☆۔مسٹر ڈبلیو آرنلڈ۔ ایم۔اے سی آئی ای پروفیسر عربی لندن یونیورسٹی اپنی کتاب Preaching of Islam کے صفحہ ۱۳۳ پر ملک ہسپانیہ میں مذہب اسلام کی اشاعت اور خصوصاً ۱۶۱۰ء میں مسلمانوں کے آخری اخراج کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

جب ملک ہسپانیہ کے باشندوں کو جنہوں نے مذہب اسلام قبول کرلیا تھا۔ اُن کے وطن یعنی ملک ہسپانیہ سے خارج کر دیا گیا تو اُن مسلمانوں میں سے ایک مسیحیوں کے مظالم کی شکایت کرتے ہوئے مسلمان فاتحین کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ میں شہادت دیتا ہے۔

''کیا مسلمان فاتحین نے کبھی ایک دفعہ بھی اس بات کی کوشش کی کہ مسیحیت کو بیخ و بن سے اُکھیڑ دیا جاوے۔ جیسا کہ تم (مسیحی لوگ) اس وقت مسلمانوں کی بیخ کنی کے درپے ہو رہے ہو۔ اگرچہ ایسا کرنا اُن کے اختیار میں تھا۔ کیا اُنہوں نے تمہارے بزرگوں کو جو اُن کے محکوم تھے پوری آزادی دے نہ رکھی تھی کہ وہ جس طرح چاہیں اپنے مذہب پر عمل کریں؟

☆۔مشہور کتاب النجوم الزاھرہ واقعات ۱۷۱ ہجری میں لکھا ہے کہ جب ہارون رشید ہالیس فورس قیصر روم کی بغاوت سے نہایت ہی برہم ہوا تو عیسائیوں کی طرف سے اُس کے خیالات بہت کچھ بدل گئے۔ اور غالباً اُسی کا اثر تھا کہ اُس نے قاضی یوسف سے جو مذہبی صیغہ کے افسر کل تھے۔ پوچھا کہ عیسائیوں کے گرجے اسلام میں کیوں محفوظ رہے اور آج یہ اُن کو کیوں اجازت حاصل ہے کہ وہ علانیہ صلیب نکالتے ہیں تو اُس کا قاضی صاحب نے جو جواب دیا۔ اُس کے الفاظ یہ ہیں۔

مسلمان اور ذمیوں سے جزیہ کی بنا پر جو صلح ہوتی تھی اس شرط پر ہوتی تھی کہ اُن کی خانقاہیں اور گرجے شہر کے اندر ہوں یا باہر برباد نہ کی جائیں۔ اور یہ کہ اُن کا کوئی دشمن اُن پر چڑھ آوے تو اُن کی طرف سے مقابلہ کیا جائے گا۔ اور یہ کہ تہواروں میں صلیب نکالنے کے مجاز ہیں۔ چنانچہ تمام شام اور حیرہ سوائے تھوڑے کے انہیں شرائط پر فتح ہوئی اور یہی وجہ ہے کہ خانقاہیں اور گرجے اُسی طرح چھوڑ دیئے گئے۔ اور برباد نہیں کئے گئے۔

☆۔خلیفہ ھادی کے وقت میں مصر کے بعض گرجے بعض وجہ کی بناء پر منعدم کر دیئے گئے تھے۔ خلیفہ ھارون کے وقت میں مصر کے حاکم موسیٰ نے علماء سے اس بارہ میں استفتاء لیا تو علامہ لیث بن سعد نے جو تمام علماء مصر کے پیشوا اور بہت بڑے محدث تھے سب گرجوں کو از سر نو بنوانے کا فتویٰ دیا اور سرکاری خزانہ سے تعمیر کرایا گیا۔

☆۔حضرت خالدؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں جب حیرہ پر فتح حاصل کی تو یہ معاہدہ لکھا۔

لا يهدم لهم بيعة ولا كنيسة ولا يمنعون من ضرب النواقيس ولا من اخراج الصلبان في يوم عيدهم

یعنی اُن کے گرجے برباد نہ کئے جائیں گے نہ اُن کو ناقوس بجانے سے منع کیا جائے گا۔ نہ ان کو عید کے دن صلیب نکالنے سے روکا جائے گا۔ ✿

اعلان برائے مقالہ نویسی

تعلیمی سال 05-2004ء کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے ذیل کا عنوان مقرر کیا ہے۔

''مسلمان عورت کیلئے تعلیم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟'' مقالہ میں اوّل اور دوئم آنے والے اُمیدواروں کو -/3500 روپے اور -/2500 روپے کا انعام دیا جائے گا۔

شرائط مقالہ::

☆۔مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا ضروری ہے جو اُردو، ہندی، انگریزی اور عربی میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆۔مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔

☆۔مقالہ خوشخط، صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆۔مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اسکی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆۔مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆۔مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔

تمام جماعت کے طلباء اور طالبات سے اس انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ مقالہ مورخہ 31.1.05 تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بھارتیہ ریل

☆۔بھارتیہ ریلوے روزانہ 9 ہزار مسافر ٹرینیں چلاتی ہے۔

☆۔روزانہ چھ ہزار مال گاڑیاں چلائی جاتی ہیں

☆۔روزانہ ایک کروڑ اکتالیس لوگ بھارتیہ ریل میں سفر کرتے ہیں

☆۔بھارتیہ مال گاڑیاں روزانہ ڈیڑھ کروڑ ٹن مال کی ڈھلائی کرتی ہیں۔

☆۔روزانہ دس لاکھ سے زیادہ برتھ ریزرویشن ہوتی ہے۔

بقیہ صفحہ : 1

دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے رُوح القدس سے حصہ لو کہ بجز رُوح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذّات چھوڑ کر اپنی عزّت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھالو گے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ۔ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کیلئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کیلئے اور کچھ دنیا کیلئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ

تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کیلئے ہو جائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوے بیعت

دعوےبیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائیگی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کیلئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کرینگے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

باقی ......الوصیت صفحہ ۷ تا ۱۲

درخواست دُعا

درج ذیل احباب وخواتین اعانت بدر ادا کرتے ہوئے دینی و دنیوی ترقیات پریشانیوں کے ازالہ نیک مقاصد میں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں:۔

مکرم محمد سلیم خان صاحب چک ایر چھ کشمیر اہل وعیال کی صحت وسلامتی والدین کی مغفرت کیلئے۔ مکرم نثار احمد صاحب لون کاٹھ پورہ کشمیر اہل وعیال کی صحت وسلامتی دینی ودنیاوی ترقیات کیلئے۔ مکرم جاوید احمد صاحب لون حال یاری پورہ اہل وعیال کی صحت وسلامتی اور کاروبار میں برکت کیلئے۔ مکرم ظہور اللہ خان صاحب یاری پورہ اہل و عیال کی صحت وسلامتی اور کاروبار میں برکت کیلئے۔ مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب یاری پورہ اہل وعیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے مکرم محمد رفیق صاحب گنائی رشی نگر کشمیر فیاض احمد اور ان کی والدہ کی صحت و سلامتی جملہ افراد خاندان کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے۔ مکرم نثار احمد لون رشی نگر اپنے اہل خاندان کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے۔ مکرم محمد اسحاق صاحب رشی نگر مدثر فاروق اور شبنم کے امتحانات میں نمایاں کامیابی اور اہل خانہ کی صحت وسلامتی کیلئے۔ مکرم بشیر احمد صاحب گنائی رشی نگر اہل وعیال کی صحت وسلامتی کیلئے۔ مکرم محمد اقبال صاحب ڈار ناصر آباد کشمیر اپنے اہل خاندان کی صحت وسلامتی اور والد صاحب کی مغفرت کیلئے اپنی ملازمت میں ترقی کیلئے۔ مکرم محمد یوسف صاحب لون مکرم محمد امین ڈار شوکت احمد لون مبارک احمد ڈار اشتیاق احمد ڈار ناصر آباد دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے۔ مکرم اسد اللہ خان صاحب صدر جماعت چک ایر چھ اہل خانہ کی صحت وسلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے۔ مکرم مبارک احمد صاحب لون پوسٹ ماسٹر ناصر آباد والدین کی مغفرت اور اپنی کامل صحت کیلئے مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب ڈار اپنے بچوں کے نیک صالح خادم دین ہونے کیلئے۔ مکرم حاجی عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ سری نگر اہل وعیال کی صحت وسلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے۔ مکرم ناصر قیوم صاحب فانی بھدرواہ والدین کی صحت وسلامتی اور اپنے کاروبار میں برکت کیلئے مکرم فرید احمد صاحب ڈار آسنور اپنے اہل وعیال اور والدین کی صحت وسلامتی اور ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے۔ مکرم مولوی اعجاز احمد گنائی آسنور۔ والدین کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے مکرم محمد شریف صاحب ڈار ناصر آباد اپنے والد اور دادا کی مغفرت کیلئے۔ مکرم مبارک احمد صاحب ڈار ناصر آباد اپنی اہلیہ شمیمہ بیگم کی کامل صحت اور بچوں کی نمایاں پڑھائی کیلئے۔ مکرم اعجاز احمد ڈار غلام احمد ڈار عبد الغنی شیخ فیاض احمد ڈار نیک مقاصد کی تکمیل کیلئے محمد یعقوب صاحب کاغذگر محمود احمد صاحب میر خورشید احمد صاحب میر محمد لطیف صاحب منڈاشی بھدرواہ دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے۔ مکرم عبد الشکور صاحب ٹاک سرینگر والدین کی صحت وسلامتی اپنے بال بچوں کی تندرستی کیلئے مکرمہ شگفتہ تسلیم صاحبہ سرینگر اپنے بچوں کی صحت وسلامتی کیلئے مکرم شیراز احمد صاحب راٹھر دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کشمیر کا 18واں

صوبائی سالانہ اجتماع منعقدہ 25,24,23 جولائی 04

پہلا دن جمعہ 23 جولائی 04

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر کا سالانہ اجتماع مورخہ 23 جولائی جمعۃ المبارک کی نماز کے ساتھ شروع ہوا۔ نماز کے فوراً بعد مہمانان کرام کا پرجوش استقبال کیا گیا اور اجتماع گاہ (مسجد) آسنور کے صحن میں لوائے احمدیت اور لوائے خدام الاحمدیہ کی پرچم کشائی کی گئی۔ لوائے احمدیہ مکرم امیر صاحب صوبائی اور لوائے خدام الاحمدیہ مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے لہرایا۔ اس دوران تمام احباب احتراماً کھڑے ہو کر ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کا ورد کر رہے تھے اس دوران پوری بستی احمدیت اور اسلامی کے نعروں سے گونج اٹھی۔

افتتاحی تقریب: ٹھیک دو بجے افتتاحی تقریب زیر صدارت محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی منعقد ہوئی آپ کے ساتھ اسٹیج پر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت محترم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت محترم مولوی محمود احمد صاحب خادم محترم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔ محترم مبشر احمد صاحب عال مہتمم تربیت نومبائعین محترم نثار احمد صاحب ایتو قائد علاقائی کشمیر۔ محترم عبدالرحمٰن صاحب ایتو نائب امیر صوبائی محترم بشارت احمد صاحب ڈار صدر جماعت آسنور رونق افروز تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم مولوی فاروق احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ انجام دے رہے تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو کہ محترم طارق احمد شیخ معلم سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد عہد خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ علی الترتیب مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ اور مبشر احمد صاحب عال نے دہرایا۔ اس کے بعد مکرم شاہد احمد صاحب نائیک نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام کلام محمود سے بڑی خوش الحانی سے سنایا۔

رپورٹ مجالس کشمیر: بعدہ مکرم امتیاز احمد صاحب وانی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر نے صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی کہ مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر نے زیر قیادت مکرم نثار احمد صاحب ایتو قائد علاقائی کے ساتھ ملکر جو کام رواں سال میں کئے ان کا ذکر کرتے ہوئے صوبائی دفتر کا خاص تذکرہ کیا۔ پہلے سالوں کی نسبت تمام مجالس میں خاصی بیداری پیدا ہوئی ہے۔

موازنہ مجالس: تمام مجالس کی ماہانہ کارگزاری رپورٹوں کے جائزہ لینے کیلئے کمیٹی زیر قیادت قائد صاحب علاقائی منتخب ہوئی تھی جس نے نہایت محنت کے ساتھ تمام مجالس کی رپورٹوں کا جائزہ لیا تھا۔ اور فاستبقوا الخیرات کے ارشاد کے مطابق اُن کے کاموں کو پرکھا گیا اس میں نمایاں حسن کارکردگی دکھانے والی خوش نصیب مجالس کے اسماء درج ذیل ہیں۔

خدام:

مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر اوّل — مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد دوئم

مجلس خدام الاحمدیہ آسنور سوئم

اطفال:

مجلس اطفال الاحمدیہ کوریل اوّل — مجلس اطفال الاحمدیہ رشی نگر دوئم

مجلس اطفال الاحمدیہ آسنور سوم

اسکے بعد محترم نثار احمد صاحب ایتو قائد علاقائی نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا محبت بھرا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو کہ حضرت امیر المومنین کی جانب سے ازراہ شفقت اس موقعہ پر موصول ہوا تھا۔ اس دوران اجتماع گاہ نعروں سے گونج اُٹھا۔ نیز محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا بھی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اور پھر خدام و اطفال کو زریں نصائح سے نوازا۔ اسکے بعد مجلس اطفال الاحمدیہ کے چند ممبران نے ترانہ اطفال خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعدہ محترم مولوی مبشر احمد صاحب عال مہتمم تربیت نومبائعین مرکزیہ نے تقریر فرمائی۔ جس میں موصوف نے حضرت بانی تنظیم خدام الاحمدیہ کے اقتباسات کے ذریعہ خدام و اطفال کو اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔

صدارتی خطاب و دُعا:

محترم صدر اجلاس نے ایک پرجوش خطاب فرمایا۔ محترم موصوف نے خدام و اطفال کو مبارک باد دیتے ہوئے خدام کو ذیل کے جملہ امور کی طرف خاص توجہ دلائی۔ اجتماع سے فائدہ اٹھانے۔ تعلیم و تربیت کی ترغیب دعائیں کرنے کی پرزور تحریک۔ باقاعدگی سے نمازوں کی تلقین ایم ٹی اے سے بھرپور فائدہ۔ وقف نو بچوں کی تربیت۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی طرف توجہ تعلیم القرآن کی طرف خاص توجہ دلائی۔ آخر پر دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اجتماع کے تینوں دن خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے حسن قرأت۔ نظم خوانی۔ اور تقاریر کے مقابلے ہوئے اسی طرح بعض ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے اوّل۔ دوم سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دوسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے حالات زندگی پر مشتمل ڈاکومینٹری فلم دکھائی گئی۔ اجتماع میں باقاعدہ نماز تہجد۔ درس اور علماء کرام کی تربیتی تقاریر بھی رکھی گئی تھیں جن سے خدام و اطفال نے استفادہ کیا۔ الحمد للہ کہ قیام و طعام کا احسن انتظام تھا تمام خدام و اطفال اور مہمانان کرام نے تینوں روز اجتماع کی انتظامیہ کی نگرانی میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کھانا تناول کیا۔ اس بار اجتماع میں خدام و اطفال کی غیر معمولی حاضری تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اختتامی تقریب و تقسیم انعامات

ٹھیک بارہ بجے زیر صدارت محترم الحاج عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ آپ کے ساتھ سٹیج پر مرکز احمدیت سے آئے ہوئے مہمانان کرام کے علاوہ صدر صاحب جماعت احمدیہ آسنور۔ مکرم نثار احمد ایتو قائد صاحب علاقائی مکرم عبدالرحمٰن صاحب ایتو نائب امیر صوبائی بھی رونق افروز تھے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم مولوی ناصر احمد صاحب ندیم معلم سلسلہ نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کا آغاز شاہد احمد صاحب نائیک آف آسنور کی تلاوت کلام پاک سے ہوا بعدہ عہد خدام الاحمدیہ محترم طاہر احمد صاحب چیمہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور عہد اطفال الاحمدیہ محترم نثار احمد صاحب ایتو قائد علاقائی کشمیر نے دہرایا۔ اس کے بعد مکرم محمود احمد صاحب عارف نے بڑی خوش الحانی سے نظم سنائی اس کے بعد محترم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور محترم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطابات فرمائے۔ اور محترم وسیم احمد صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ آسنور اور محترم قائد صاحب علاقائی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے مقامی خدام و اطفال کو خاص طور پر مبارکباد دی۔ جنہوں نے رضا کارانہ طور پر اجتماع میں تمام شعبہ جات میں بہتر رنگ میں خدمت بجالائی۔

بعدہ اسٹیج پر بیٹھے ہوئے احباب نے جملہ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔

آخر پر صدر اجلاس نے سامعین کو زریں نصائح سے نوازا اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس نہایت احسن رنگ میں اختتام پذیر ہوا۔ واضح رہے کہ شعبہ رجسٹریشن کے ناظم کے مطابق اس اجتماع میں مقامی خدام و اطفال کے علاوہ خدام و اطفال و انصار بزرگان کی تعداد 1359 تھی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس اجتماع کے بابرکت نتائج نکلیں۔ (ذاکر احمد نائیک آف آسنور انچارج شعبہ رپورٹنگ)

روداس سمیلن میں احمدی نمائندہ کی شرکت

ماہ مئی میں روداس سمیلن اون ضلع مظفر نگر (یوپی) میں ہوا جس میں خاکسار کو دعوت نامہ ملا اور ساتھ ساتھ خاکسار نے ہومیو پیتھک کیمپ بھی لگایا اور تقریباً 500 افراد کو دوائیاں دی گئیں خاکسار نے سمیلن میں جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور ساتھ میں موجودہ گرو روداس منڈل اون کو جماعتی لٹریچر دیا۔

خاکسار بریلی مشن جارہا تھا اور سہارنپور سے ٹرین میں سوار ہوا بھیڑ بہت تھی ٹرین کے دوسرے اسٹاپ پر ایک عورت زور زور سے رونے لگی معلوم ہوا اس کے سینے میں شدید درد ہو رہا ہے خاکسار کو حالات معلوم کرنے پر معلوم ہوا کہ عورت بلڈ پریشر کا شکار ہے اس وقت خاکسار کے پاس کاربو ویج موجود تھی عورت کے خاوند سے مشورہ کرنے کے بعد دوائی دی پانچ منٹ کے بعد اللہ کے فضل سے آرام آگیا (نور الدین شاشتری)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لجنہ اماء اللہ بسنہ پردہ: لجنہ اماء اللہ بسنہ پردہ نے مورخہ 3 مئی کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد سیرت آنحضرت صلعم کے عناوین پر لجنہ و ناصرات نے تقاریر کیں۔

لجنہ اماء اللہ شاہ آباد: محترمہ ارجمند مقتدر صاحبہ صدر لجنہ شاہ آباد تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ 26.6.04 کو لجنہ شاہ آباد نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد سیرت آنحضرت صلعم کے عناوین پر ممبرات نے تقاریر کیں۔

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کیندرا پاڑہ: محترمہ شہناز نسرین صاحبہ جنرل سیکرٹری اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ 27.6.04 کو لجنہ و ناصرات کیندرہ پاڑہ نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کر کے تلاوت قرآن کریم کے بعد لجنہ و ناصرات کی ممبرات نے نظمیں پڑھیں و تقاریر کیں۔

لجنہ اماء اللہ کنورسٹی: لجنہ اماء اللہ کنورسٹی نے ۱۲ جون کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کٹک: محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ کٹک تحریر کرتی ہے کہ مورخہ 20 جون کو لجنہ و ناصرات کٹک نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کر کے تلاوت قرآن کریم کے بعد نظمیں و تقاریر کیں۔

حیدرآباد کی ڈائری

جماعت احمدیہ حیدرآباد افراد جماعت کی دینی و روحانی بیداری کیلئے ہر ماہ کئی پروگرام مرتب کرتی ہے ان پروگراموں کے علاوہ ذیلی تنظیمیں بھی اپنے اپنے لائحہ عمل کے مطابق پروگرام مرتب کر کے تبلیغی و تربیتی کام سرانجام دیتی ہیں۔ ماہ جولائی میں جماعتی طور پر جن پروگراموں کو منعقد کیا گیا اُنکی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے۔

تربیتی اجلاسات

......۔مورخہ ۳ جولائی بروز ہفتہ مسجد احمدیہ بی بی بازار میں بعد نماز فجر تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید نظم کے بعد مکرم منظور احمد صاحب نے اور خاکسار نے کئی اخلاقی پہلوؤں کی طرف احباب کو توجہ دلائی آخر میں محفل سوال و جواب ہوئی۔

......۔مورخہ ۴ جولائی کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی اجلاس ہوا تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مکرم منیر احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی آخر میں محفل سوال و جواب بھی ہوئی۔

اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سعید آباد میں تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت نظم کے بعد مکرم احمد عبد الحکیم صاحب اور خاکسار نے مختلف تربیتی امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی ۔ آخر میں دلچسپ محفل سوال و جواب ہوئی۔

......مورخہ ۱۰ جولائی بروز ہفتہ بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بی بی بازار میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد ظفر احمد منظور صاحب اور خاکسار نے تربیتی امور پر تقریر کی آخر میں محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔

......مورخہ ۱۱ جولائی بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اسی روز بعد نماز عصر مسجد احمدیہ سعید آباد میں تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم حفیظ الدین غوری صاحب اور خاکسار نے تقریر کی آخر میں محفل سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام ہوا۔

......مورخہ ۱۷ جولائی بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بی بی بازار میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم عمال الدین صاحب اور خاکسار نے تقریر کی آخر میں محفل سوال و جواب ہوئی۔

......مورخہ ۱۸ جولائی بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مکرم مولوی صمد احمد صاحب غوری اور خاکسار نے تقریر کی اور اُس کے بعد محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سعید آباد میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم احمد عبد الباسط اور خاکسار نے تربیتی امور پر روشنی ڈالی اور محفل سوال و جواب ہوئی۔ اسی روز ٹھیک ۱۱ بجے محلہ جلال کوچہ میں بھی تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں احباب جماعت کو کئی تربیتی امور کے بارہ میں بتایا گیا۔

......مورخہ ۲۴ جولائی بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بی بی بازار میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار مقصود احمد بھٹی نے تربیتی امور کے مختلف پہلو پر روشنی ڈالی۔

......مورخہ ۲۵ جولائی بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر میں محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سعید آباد میں محفل سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس میں کئی معلوماتی سوالات کے جوابات خاکسار نے دیئے۔ ٹھیک گیارہ بجے حلقہ جلال کوچہ میں بھی تربیتی اجلاس کیا گیا اور کئی تربیتی امور پر تبادلہ خیال ہوا۔

جلسہ فضائل قرآن مجید

......مورخہ ۲۴ جولائی کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ سعید آباد میں جلسہ ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید نظم کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم قادیان نائب ناظر اصلاح و ارشاد برائے تربیت نو مبائعین اور خاکسار نے تقریر کی آخر میں صدر اجلاس مکرم عارف احمد قریشی صاحب نے تقریر کی۔

خدمت خلق

دوران ماہ تین خدام نے خون کا عطیہ دیا علاوہ ازیں خدام اور انصار نے بھی مجموعی طور پر کئی نادار اور ضرورتمند افراد کو وقتاً فوقتاً امداد کی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک دوست کو ہزار روپے کی ادویات دلائی گئی۔ تین حلقہ جات میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہومیو پیتھک ڈسپنسری جاری ہے جس سے سینکڑوں افراد ماہانہ استفادہ کرتے ہیں۔

تبلیغ

دوران ماہ ۲ تبلیغی بک سٹال لگائے گئے۔ جبکہ 50 تبلیغی پیکٹ بنا کر دینی اداروں اور غیر احمدی علماء کو روانہ کئے گئے۔

جماعتی تبلیغی کاوشوں کی وجہ سے الحمدللہ دوران ماہ سات افراد نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ جس میں ایک دوست حافظ اور قاری بھی ہیں۔ حیدرآباد میں بڑھتی ہوئی مخالفت کی وجہ سے کئی افراد تحقیق حق کیلئے احمدیہ جوبلی ہال میں تشریف لاتے ہیں جن کو احمدیت حقیقی اسلام کے بارہ میں بتایا جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر احمدیہ جوبلی ہال میں جلسہ کو دیکھنے کیلئے مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں کئی افراد نے استفادہ کیا۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

دوسرا صوبائی اجتماع مجالس انصاراللہ بہار

مورخہ 30.5.04 بروز اتوار صبح نو بجے دوسرا صوبائی اجتماع مجلس انصاراللہ بہار جماعت احمدیہ بھاگلپور میں منعقد ہوا الحمدللہ علی ذالک صوبائی اجتماع میں سات مجالس کے کل 80 انصار نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں نومبائعین انصار نے بھی اس اجتماع میں شرکت کی۔ اجتماع میں مہمانان کرام کے خورونوش کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر جملہ صدر صاحبان کے علاوہ مبلغین و معلمین کرام نے شرکت کر کے اجتماع کو کامیاب بنایا اور ججز کے فرائض انجام دیئے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

افتتاحی تقریب ::اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز زیر صدارت مکرم جناب سید عبد الباقی صاحب مکرم جناب حافظ دیدار الحق صاحب معلم وقف جدید بانکا کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا مکرم جناب مولوی شیخ ہارون رشید صاحب سرکل انچارج بھاگلپور نے انصاراللہ کا عہد دہرایا بعدہ مکرم جناب سید عبد النور صاحب برہ پورہ نے منظوم کلام پیش کیا خاکسار کے افتتاحی خطاب کے بعد مکرم جناب صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا۔ دُعا کے بعد افتتاحی تقریب ختم ہوئی۔

دینی مقابلہ جات :افتتاحی تقریب کے بعد دینی مقابلہ جات کرائے گئے جن میں حسن قرأت، حفظ قرآن، نظم خوانی، تقاریر فی البدیہہ تقاریر کے علاوہ کوئیز کا پروگرام بھی رکھا گیا تھا۔

اختتامی تقریب و تقسیم انعامات ::بعد نماز ظہر و عصر دوپہر تین بجے مکرم جناب مولوی شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ بھاگل پور کی زیر صدارت اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم جناب حافظ دیدار الحق صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم محمد ابوالفضل صاحب برہ پورہ نے منظوم کلام سنایا۔ مکرم جناب صدر اجلاس صاحب کے خطاب کے بعد خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا اور تقسیم انعامات کئے۔ مکرم جناب صدر اجلاس کی دُعا کے بعد اجتماع کی کارروائی اختتام کو پہنچی اللہ تعالیٰ ہماری مساعی بارآور کرے اور ہمیں اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ خدمت دین بجالانے کی توفیق سے نوازے۔ (سید عبد النقی۔ ناظم انصاراللہ صوبہ بہار)

ولادت

مورخہ 29.5.04 کو مکرم مولوی ایاز رشید صاحب میر مبلغ سلسلہ کے ہاں پہلا بیٹا تولد ہوا ہے حضور انور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام مرتاض احمد رکھا ہے نومولود مکرم محمد رفیق گنائی رشی نگر کا نواسہ اور مکرم حاجی عبد الرشید میر صاحب کا پوتا ہے اس خوشی میں مکرم محمد رفیق صاحب نے اعانت بدر میں 100 روپے ادا کرتے ہوئے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دُعا کی درخواست کی ہے۔ (محمد یوسف انور۔ استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

ضروری اعلان برائے زعماء کرام مجالس انصاراللہ بھارت

سالانہ اجتماع انصاراللہ بھارت کے انعقاد کو صرف ایک ماہ کا عرصہ رہ گیا۔ ابھی تک بعض مجالس کی جانب سے فہرست تجنید دفتر انصاراللہ بھارت میں موصول نہیں ہوئی جن مجالس کی جانب سے فہرست تجنید تا حال دفتر ہذا کو ارسال نہیں کی گئی ان مجالس کے زعماء کرام سے درخواست ہے کہ جلد از جلد فہرست تجنید مکمل کر کے ارسال کریں۔

(قائد تجنید مجلس انصاراللہ بھارت)

ضروری اعلان برائے تشخیص قیمت جائیداد موصیات

جملہ امراء کرام و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں گذارش ہے کہ موصیات کرام کی جائیداد از زیورات طلائی و نقرئی کی قیمت تشخیص کئے جانے کے تعلق سے معاملات آپ کی خدمت میں بغرض فیصلہ مجلس عاملہ بھجوائے جاتے ہیں۔ مستورات موصیات حضرات کے زیورات طلائی و نقرئی کی قیمت تشخیص کئے جانے کے سلسلہ میں مجلس کارپرداز قادیان نے زیر نمبر 60/7-06-04 فیصلہ فرمایا ہے کہ:

”پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ مستورات کے زیورات کی قیمت بوقت تشخیص سٹینڈرڈ سونا و چاندی کے ریٹ کے مطابق ہی تسلیم کی جائے گی“۔

لہٰذا آئندہ اِس کے مطابق بوقت تشخیص جائیداد مستورات مجلس عاملہ کے فیصلہ بھجوانے کی درخواست ہے۔ نیز زیورات کے کیرٹ کا ذکر بھی ساتھ ضرور کر دیا جائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

جرمنی کے شہر فرینکفرٹ میں پہلا لیکچرار کورس

جرمنی میں عوام کو اسلام سے متعارف کروانے کے لئے ایسے نوجوانوں کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی ہے جنہیں قرآنی علوم کے ساتھ ساتھ جرمن زبان پر بھی عبور ہو۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مربیان سلسلہ کی زیرنگرانی مورخہ 6-7 مارچ بروز ہفتہ اتوار 2004ء کو بیت السبوح فرینکفرٹ میں پہلا لیکچرار کورس منعقد کیا گیا۔ جس میں 28 چنیدہ نوجوانوں نے شرکت کی۔

چار گروپ میں تقسیم کردہ ان افراد کو مربیان سلسلہ نے تفصیلاً اسلامی تعلیم کی خوبیوں سے آگاہ کیا اور سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے۔ مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کلاس کو ''اسلام میں عورت کے حقوق'' کے بارے میں معلومات فراہم کیں اور اپنے پُر مغز لیکچر سے نوجوانوں کو بتایا کہ دیگر مذاہب میں پردہ کی تعلیم کیا ہے۔ اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج جرمنی نے کلاس کو ''اسلام میں پردہ کی تعلیم'' کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔

مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش اور مکرم انصر لطیف صاحب نے ''جرمنی میں پردہ پر بحث'' حالات حاضرہ کی روشنی میں اور مخالفین کے اعتراضات کے بارہ میں گفتگو کی اور ان کے جوابات سمجھائے۔ بارہ ریجن سے شامل ہونے والے افراد ان معلومات سے مستفیض ہوئے اور اس علمی پروگرام میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

(رپورٹ:- مختار احمد، بیت السبوح، فرنکفرٹ)

دسواں سہ ماہی اجتماع برآئے واقفینِ نو ریجن مائن فرانکن

ریجن مائن فرانکن کو دسواں سہ ماہی اجتماع برائے واقفینِ نو مورخہ 12.04.04 کو ناصر باغ گروس گیراؤ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

مورخہ 12 اپریل 2004 کو صبح نو تا دس بجے تک رجسٹریشن ہوئی اور واقفین نو کے کارڈ بنائے گئے، دس بجکر دس منٹ پر افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جسکا اردو اور جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعدازاں ترنم کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کا اردو منظوم کلام پڑھا گیا مہمانِ خصوصی مکرم لبیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے افتتاحی خطاب فرمایا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ آپ کے خطاب کے بعد دعا ہوئی جس کے بعد مرکز سے شائع شدہ نصاب میں سے عمر کے اعتبار سے امتحانات ہوئے ان مقابلہ جات میں ہر وقفِ نو کی شرکت لازی تھی مقابلہ جات میں واقفینِ نو نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا بچوں کے والدین بھی موجود رہے

سوا چھ بجے اختتامی سیشن کا آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ناظمِ اعلیٰ صاحب نے اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی جس کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ مکرم مربی صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں جھوٹ کے خلاف جہاد کو موضوع بنایا اور تمام حاضرین کو جھوٹ سے بچنے کی نہایت موثر انداز میں تلقین فرمائی۔ سوا سات بجے اجتماع کا اختتام ہوا۔

اس اجتماع کی حاضری مندرجہ ذیل رہی واقفینِ نو 47 واقفاتِ نو 38 زائرین 115۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اجتماع کے نیک اثرات ظاہر فرمائے، آمین۔

(رپورٹ ناظمِ اعلیٰ اجتماع: اعجاز احمد)

بقیہ صفحہ (1) پر ملاحظہ فرمائیں

...... خالدون (المؤمنون آیت 1 تا 12) کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ انسان دنیا میں بہت سی ایسی باتیں کر جاتا ہے جو برائیوں کی طرف لے جانے والی ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں اور اچھے بھلے سمجھدار لوگ بھی بعض دفعہ ایسی باتیں کر دیتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ اس قسم کے لوگ بھی ایسی باتیں کر سکتے ہیں۔ بعض باتیں جو لغو ہوتی ہیں اور کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ دل لگی اور مذاق کی باتیں ہیں لیکن ان کو پتہ نہیں چلتا ہے یہی باتیں پھر برائی کیطرف لے جانے والی اور اللہ سے دور کرنے والی ہوتی ہیں اس لئے مومن کو اللہ کی رضا کی خاطر ایسی باتوں سے بچنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں کیلئے مختلف طریقے بتائے گئے ہیں اللہ فرماتا ہے اگر ان راستوں پر چلوگے تو میری جنتوں کے وارث بنوگے گویا اللہ نے جنتوں تک پہنچنے کی یہ سیڑھیاں بنائی ہیں جن پر چڑھ کر انسان فردوس یعنی تمام جنتوں کے مجموعے کا وارث بن سکتا ہے۔

حضور اقدس نے سورۃ المؤمنون کی آیات کی روشنی میں فرمایا کہ اس کیلئے پہلا زینہ نمازوں میں عاجزی اختیار کرنا ہے دوسرا اپنی لغو باتوں سے پرہیز کرنا ہے تیسرا زینہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا ہے چوتھا زینہ فروج کی حفاظت پانچواں زینہ اللہ کی امانتوں کی حفاظت اور چھٹا زینہ نمازوں کی حفاظت ہے۔ فرمایا فردوس کا وارث بننے کیلئے یہ تمام منزلیں طے کرنی ہوں گی۔ یہ منزلیں تمہیں بتدریج اس معیار تک پہنچانے والی ہیں جو فلاح کا معیار ہے نیکیوں کی معراج حاصل کرنے کیلئے تمام نیکیوں کو بجا لانا ضروری ہے فرمایا آخری منزل تک پہنچنے کیلئے راستے میں طرح طرح کے خطرات درپیش ہیں ایسا نہ ہو کہ پاؤں پھسل جائے اور خدانخواستہ پاؤں پھسلنے کی صورت میں پھر پہلی صورت پر آجاؤ گے فرمایا چونکہ نیکی کے حاصل کرنے کے یہ درجات نہایت تفصیلی ہیں لیکن میں اس موقع پر صرف ایک آیت قرآنی والذین ھم عن اللغو معرضون۔ کے متعلق کچھ کہوں گا۔ آج کل لغو باتیں اور حرکتیں زیادہ جڑ پکڑ رہی ہیں جن کی وجہ سے تقویٰ میں کمی آتی ہے۔ اور ان لغو باتوں کا حملہ غیر محسوس طور پر ہوتا ہے بعض دفعہ انسان کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ ان لغو باتوں کا شکار ہو چکا ہے چونکہ سارا معاشرہ اس میں مبتلا ہے لہٰذا اس بیماری میں مبتلا ہو جانے کے بعد بھی بعض دفعہ پتہ نہیں چلتا کہ انسان لغو باتوں میں مبتلا ہے اور لوگ اس وقت تک توجہ نہیں دیتے جب تک پانی سر سے اونچا نہ ہو جائے۔ نظام جماعت کو بھی پتہ نہیں لگتا بظاہر ہر ایک شخص مسجد میں بھی آرہا ہوتا ہے لیکن ساتھ ساتھ لغویات میں بھی مبتلا ہوتا ہے۔ اور لوگ ایسی حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں جو ان کے نزدیک برائی نہیں ہوتی حالانکہ وہ برائیوں کی طرف لے جانے والی ہوتی ہیں۔

حضور انور نے اس ضمن میں مختلف تفاصیل کی روشنی میں لغو کی تفسیر بیان فرمائی اور اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ارشادات کی روشنی میں اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور نصیحت فرمائی کہ خاص طور پر جماعتی اجتماعات اور جلسوں کے ایام میں ایسی لغویات اور گپیں مارنے اور بلاوجہ کی باتیں کرنے سے پرہیز کریں۔ تقاریر کے سننے اور جلسوں کے تمام پروگراموں کو ذوق اور شوق اور توجہ سے سننے کی طرف متوجہ ہوں۔

حضور اقدس نے لغویات کے ضمن میں یہ بھی فرمایا کہ سگریٹ پینا بھی لغو عادت ہے اس کے نتیجہ میں آگے نوجوانوں میں کئی طرح کے نشہ کی عادت پڑ جانے کا امکان رہتا ہے نیز جہاں تک ممکن ہو اس بدعادت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک انسان کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے حضور انور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ آج کل بعض ویب سائٹس جماعت کے خلاف اعتراضات پر مشتمل ہیں بعض نوجوان جوش کی وجہ سے ان کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں ان کو اس سے بچنا چاہئے بلکہ جماعت کی جو ویب سائٹ قائم ہے وہ اعتراض اس کو بھیج دینا چاہئے وہ خود ہی مناسب جواب دیں گے اس ضمن میں حضور نے یہ بھی نصیحت فرمائی انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے بچنا چاہئے۔ اگر اس ایجاد کو علم میں اضافہ کیلئے استعمال کیا جائے تو اس حد تک مناسب ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے مختلف احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں مختلف قسم کی لغو عادتوں کا ذکر فرما کر ان سے بچنے کی نصیحت فرمائی۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز 21 اگست کو ہندوستانی وقت کے مطابق شام چار بجے حضور انور نے مستورات کے جلسہ سے خطاب فرمایا اور جلسہ سالانہ کے آخری روز 22 اگست کو اپنے اختتامی خطاب سے نوازا۔ انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں ان ہر دو خطابات کے خلاصے دیئے جائیں گے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز 21 اگست کو ہندوستانی وقت کے مطابق شام چار بجے حضور انور نے مستورات کے جلسہ سے خطاب فرمایا اور جلسہ سالانہ کے آخری روز 22 اگست کو اپنے اختتامی خطاب سے نوازا۔ انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں ان ہر دو خطابات کے خلاصے دیئے جائیں گے۔

منہائم کی مئی مارکیٹ میں جماعت احمدیہ جرمنی کا ایک وسیع و عریض مشن ہے جس میں 1995 سے جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہو رہے ہیں اور یہ وہاں منعقد ہونے والا 9 واں جلسہ سالانہ ہے اس جلسہ میں زیادہ تعداد میں بلغارین البانین بوسنین افریقن اور افغانی باشندے شامل ہوئے۔ جلسے کی تقاریر اور دیگر پروگرام 8 زبانوں میں ساتھ کے ساتھ تراجم ہوتے رہے۔ ضیافت اور صفائی کا انتظام نہایت اعلیٰ معیار کا تھا جس کیلئے جماعت احمدیہ جرمنی نے خصوصی انتظامات کر رکھے تھے۔ دو ہزار باسٹھ خدام نے رضاکارانہ طور پر وقارِ عمل کر کے جلسہ گاہ اور مہمانوں کی رہائش کا انتظام کیا جس میں 165 خدام و اطفال ایسے تھے جو وقف عارضی کے جذبے سے جرمنی کے مختلف اطراف سے تشریف لائے تھے۔

نماز تہجد باجماعت نمازیں درس اس جلسہ کی رونق تھے ایم ٹی اے نے مختلف پروگرام کو لائیو نشر کیا اور ساتھ ہی آٹھ زبانوں میں رواں تراجم کا انتظام بھی تھا۔

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

برّ صغیر میں آنے والے مانسون کی سیلاب سے بنگلہ دیش سب سے زیادہ متاثر

اس سال برصغیر میں آنے والے مانسون کی سیلاب سے بنگلہ دیش سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ پچھلے ایک ماہ کے دوران اس میں 1300 لوگوں کی جانیں جا چکی ہیں۔لوگوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے کبھی ایسی تباہیاں نہیں دیکھیں۔خصوصاً پینے کے پانی اور سوکھے غذا کی ایسی قلت کبھی نہیں ہوئی۔باشابو کا علاقہ جو کمر تک گندے پانی میں ڈوبا ہوا ہے کے باشندوں نے بتایا کہ پانی میں کوڑا، انسانی فضلہ، مری ہوئی مرغیاں اور چوہے تیر رہے ہیں۔سیلاب سے تباہ ہسپتال اور ضلع کے عارضی میڈیکل سینٹروں کا کہنا ہے کہ انہوں نے گزشتہ تین ہفتوں کے دوران ایک لاکھ سے زیادہ مریضوں کا علاج کیا ہے۔تین ہفتوں کے دوران ہونے والی بیشتر اموات دور افتادہ علاقوں میں ہوئی ہیں جہاں سے سڑک اور ریل رابطہ منقطع ہے۔اوسطاً روزانہ 500 نئے مریض داخل ہوتے رہے ہیں۔ملک میں ہونے والی کل اموات 584 ہو چکی ہیں اور تین کروڑ لوگ باڑھ سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔اس قدرتی آفت میں اربوں ڈالر کا نقصان ہوا ہے کیونکہ کتنے ہی پُل، مکانات، سڑکیں، ریلوے لائن، مواصلاتی رابطے اور کاروبار تباہ ہوگئے ہیں۔ڈھاکہ میں جہاں اندازاً 25 لاکھ لوگ سیلاب میں گھرے ہوئے تھے وہاں عارضی پناہ گاہوں میں گنجائش سے زیادہ لوگ رہ رہے ہیں یہاں بھوک اور بیماری کا دور دورہ ہے۔کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ تقریباً پورے دن اس انتظار میں سیلاب کے گندے پانی میں کھڑے رہے کہ شاید حکومت اور سرکاری ایجنسیوں کی جانب سے تھوڑا بہت اناج یا پیسہ انہیں مل جائے مگر یہ سب سامان جلد ہی ختم ہوگیا اور بہت سے لوگوں کو مایوس لوٹنا پڑا ساٹھ سالہ ایک خاتون نے کہا کہ میں ایک ہفتہ سے یہاں رہ رہی ہوں مگر مجھے کچھ نہیں ملا مجھے چاول یا پیسہ کی ضرورت نہیں ہے برائے مہربانی مجھے خشک یا پکا ہوا کھانا اور پانی دے دیجئے میں زندہ رہ سکوں، اپنی پوری زندگی میں میں نے اتنی مصیبت کبھی نہیں اٹھائی۔

بنگلہ دیش کے سیلاب زدہ علاقوں میں وبا پھیلنے کا اندیشہ ہے۔دریاؤں کے اترنے کے بعد ہزاروں بیمار ہسپتالوں میں اُمڈ رہے ہیں۔گزشتہ دنوں صرف ایک دن میں بنگلہ دیش میں سات ہزار لوگ ڈائریا اور پانی کی آلودگی سے ہونے والی دیگر بیماریوں کی شکایت لے کر ہسپتالوں میں پہنچے۔باڑھ سے متاثرہ علاقوں میں وبا کی طرح آنتوں کی بیماری پھیل چکی ہے اور اس کے ساتھ ہی ڈینگو کا قہر بھی برپا ہو رہا ہے۔متاثرہ 38 ضلعوں میں تقریباً تین ہفتہ قبل آنتوں کی بیماری کے 5910 معاملے درج کئے گئے ہیں۔50000 ہزار لوگ اس بیماری میں مبتلا ہیں۔خالص پینے کے پانی کی قلت ہونے کے سبب لوگ آلودہ پانی پینے کو مجبور ہوئے جس کے سبب آنتوں کی بیماری پھیلی ہے۔صورت حال کو بگاڑنے میں ڈینگو نے بھی حصہ لیا۔متاثرہ علاقوں میں آنتوں کی بیماری اور ڈینگو کے علاوہ پیلیا، پیچش، نمونیا، آنکھوں کا انفیکشن، بخار اور چمڑی سے متعلق بیماریاں پھیل رہی ہیں۔......❖

نیپال میں بچوں کے حقوق کی زبردست خلاف ورزی

سیاسی ناپائیداری، اقتصادی بدحالی اور ماؤوادی دہشت گردی سے متاثرہ نیپال میں بچہ مزدوروں کا زبردست استحصال کیا جارہا ہے۔ایک غیر سرکاری تنظیم کی جانب سے جاری رپورٹ کے مطابق دیش میں بچوں کے استحصال کے معاملے تیزی سے بڑھتے جارہے ہیں۔پچھلے صرف 8 ماہ میں 10 ہزار بچوں کے استحصال کے معاملے سامنے آئے ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دیش بھر میں بچوں سے مشکل مشکل کام لئے جارہے ہیں۔کم عمری کی شادیاں، اور کم سنی میں جسم فروشی وغیرہ زور پکڑتا جارہا ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بچوں سے صنعتی اکائیوں اور دوسرے کام کاجی مراکز پر مشکل بھرے کام کروائے جاتے ہیں۔بچوں کو صحت کی سہولتیں بھی حاصل نہیں ہیں۔اس تنظیم نے ہزاروں بچوں سے ملاقات کر کے ان کی تکلیف جاننے کی کوشش کی۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس سال جنوری سے جون کے درمیان قریب 7 ہزار بچے تشدد سے بلاواسطہ متاثر ہوئے ہیں۔......❖

سب سے زیادہ خودکشیاں جاپان میں

جاپان میں پچھلے سال 35 ہزار لوگوں نے خودکشی کی اس طرح اس میں سات فیصد اضافہ ہوا ہے بیشتر لوگ مالی مشکلات کی وجہ سے جان دے رہے ہیں۔بیماری کی وجہ سے بھی کافی لوگ خودکشی کرتے ہیں۔2003ء میں 45 لوگوں نے اس وجہ سے اپنی زندگی ختم کر لی ہے۔نیشنل پولیس ایجنسی کے مطابق ایک چوتھائی لوگ قرض اور دیگر معاشی پریشانیوں کی وجہ سے خودکشی کرتے ہیں۔کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ جاپان کی معیشت میں ٹھہراؤ آیا ہوا ہے مگر اب سدھار ہو رہا ہے اس لئے امید ہے کہ اس سال زیادہ لوگ مایوسی کا شکار ہو کر یہ انتہائی قدم نہیں اٹھائیں گے۔جاپان میں فی ایک لاکھ لوگوں میں سے 27 فیصد نے خودکشی کی۔یہ شرح دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ایک پریشان کن بات یہ ہے کہ ابتدائی اور ثانوی سکولوں کے طلباء میں 60 فیصد اضافہ ہو کر یہ تعداد 93 پر پہنچ گئی ہے۔جبکہ ہائی سکول میں 30 فیصد اضافہ کے ساتھ تعداد 225 ہوگئی ہے۔بچے اپنے اردگرد کے ماحول سے بہت جلدی اثر لیتے ہیں اگر بڑوں میں خودکشی کی شرح بڑھے گی تو بچوں میں خود بخود یہ رجحان بڑھے گا۔اسی طرح اگر ذرائع ابلاغ پر بچوں یا پاپ سٹارز کی خودکشی کو بہت زیادہ نمایاں طور پر پیش کیا جائے گا تو لوگ اس کی نقل میں بھی خودکشی پر راغب ہونگے۔روزگار نہ مل پانے کی وجہ سے بھی زیادہ تعداد میں خودکشی کی گئی ہے۔خودکشی کرنے والے 70 فیصد مرد تھے......❖

معاصرین کی آرا

یرغمالیوں کا قتل

گزشتہ ہفتے دو پاکستانی یرغمالیوں کو عراق میں ایک انتہاپسند ''جیش اسلامی'' نامی تنظیم کے فیصلے کے مطابق سزائے موت دے دی گئی۔اس بہیمانہ قتل کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔پاکستان سمیت آزاد کشمیر میں ان پاکستانیوں کے قتل پر گہرے رنج وغم اور شدید غصے کا اظہار کیا گیا۔عرب ٹی وی چینل پر اسلامی آرمی ان عراق ''جیش اسلامی'' تنظیم کی طرف سے جاری کردہ ویڈیو ٹیپ کے ذریعے دی جانے والی دھمکی کے مطابق دو پاکستانی راجہ آزاد اور سجاد نعیم کو اغواء کرنے والوں نے سزائے موت سنادی تھی کہ صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے عراق میں فوجیں بھیجنے کی بات کی ہے۔اس تنظیم کا مطالبہ تھا کہ صدر مملکت جنرل پرویز مشرف فوج عراق نہ بھیجنے کی یقین دہانی کرائیں ورنہ دونوں کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

اغوا ہونے والے دونوں پاکستانیوں کی رہائی کیلئے کویتی فرم، حکومت پاکستان، حکومت آزاد کشمیر اور عراق کی عبوری حکومت کی کوششیں کامیاب نہ ہوئیں۔اس موقعہ پر وزارت خارجہ کے ترجمان دونوں پاکستانی باشندوں کے اغواء کاروں سے اپیل کی کہ اسلام کے نام پر اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق انہیں رہا کر دیں۔وہ بے گناہ محنت کش ہیں جن کا عالمی سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔عراق کے معاملہ میں پاکستان کا موقف بہت واضح اور اصولی ہے کہ عراق کے مستقبل کا فیصلہ صرف عراقی عوام کر سکتے ہیں۔عراق کا اقتدار اعلیٰ اور انکی جغرافیائی یکجہتی برقرار رہنی چاہئے۔

جن لوگوں نے راجہ آزاد اور سجاد نعیم کو اغواء لیا ہے ان سے اپیل ہے کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ اغواء ہونے والوں کا تعلق ایک برادر اسلامی ملک سے ہے جس کی عوام کے دل سے ہر وقت دُعا نکلتی ہے کہ عراق کا بحران جلد حل ہو۔انہوں نے مغویوں کے اہل خانہ کی جانب سے بھی انہیں رہا کرنے کی اپیل کی۔بغداد اور نیو یارک کے اختلاف میں محنت کشوں کو اس طرح قتل کرنا ظلم و زیادتی ہے۔شومئی قسمت اغواء ہونے والے مسلمان تھے جنہوں نے اغواء کیا وہ بھی مسلمان ہیں۔دونوں رحمت للعالمین کے اُمتی ہیں، اغوا کرنے والوں کو اسلام اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ بھی دیا گیا مگر صد ہا افسوس ''جیش اسلامی'' تنظیم کے ارکان کے دل نرم نہ ہوئے۔عالمی سطح پر اس عربی چینل کے ذرائع کے بارے میں تحقیق کی بھی ضرورت ہے جو انتہاپسندوں کا آلہ کار ثابت ہو رہا ہے۔اُسے کیسے اور کن ہاتھوں سے تیار کردہ ویڈیو ٹیپ نشر کرنے کیلئے مل جاتی ہیں۔ (ہفت روزہ لاہور 7 اگست 2004)

اعلان نکاح

مورخہ ۹ رجون ۲۰۰۴ء بروز بدھ سیدہ صادقہ بیگم بنت مکرم سید فضل احمد صاحب جج کا نکاح عزیزم رفیق احمد صاحب ابن بشیر الدین خان صاحب پنکال اُڑیسہ کے ساتھ حق مہر-/45005 روپے پر خاکسار نے بھونیشور میں پڑھا۔اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے باعث برکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔(اعانت بدر-/100)

ولادت

مکرم شیخ شمیم احمد صاحب سلطان کرڈاپلی حال مقیم بھونیشور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱ رجون ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک بیٹے سے نوازا ہے بچے کا نام شیخ مستقیم احمد سلطان رکھا گیا ہے۔نومولود مکھن کھونٹا گڑپڈا کا نواسہ اور شیخ سوبھا گورب دلیسرہ کرڈاپلی کا پوتا ہے بچے کی صحت و سلامتی خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔(اعانت بدر-/۵۰) (سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور اُڑیسہ)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 | Tuesday24 AUGUST 2004 | Issue No.34

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

منقولات

پاکستان میں بے گناہ سموئیل مسیح کا قتل اور انتظامیہ کی بے حسی

گذشتہ دنوں بستی سیدن شاہ کے مکین ۳۰ سالہ سموئیل مسیح ولد عمانوئیل مسیح کو جو تھانہ سول لائن میں مقدمہ نمبر ۳۵۰،۰۳ کے تحت ۲۹۵ ایف ت پ کا ملزم تھا اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالتا تھا کو اس کی حفاظت اور نگرانی پر معمور پولیس کانسٹیبل فریاد علی نے (جوایم اے پاس بیان کیا جاتا ہے) اینٹیں توڑنے والی ہتھوڑی سے سر پر حملہ کر کے قتل کر دیا۔ سموئیل مسیح کے خلاف باغ جناح (لارنس گارڈن) کی مسجد کے انچارج (پیش امام) نے رپٹ درج کرائی تھی کہ اُس نے کچرے والی ٹوکری مسجد کی دیوار کے پاس رکھ دی تھی۔ مقدمہ کے اندراج کے باوجود اگر عدالت سے جرم ثابت ہونے پر سموئیل مسیح کو سزا بھی ہو جاتی تو وہ بھی زیادہ سے زیادہ دو سال ہوتی کہ 295 ایف تکفیر کے زمرہ میں آتی ہے۔ لیکن ایک نام نہاد پڑھے لکھے مذہبی جنونی کانسٹیبل نے ایک بے گناہ شخص کو موت کے گھاٹ اتار کر گویا اپنے لئے جنت کا پروانہ حاصل کرلیا۔ اس صورت حال کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

> ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ جتنے دن بھی سموئیل مسیح کا ذکر قومی اخبارات میں آتا رہا اُسے توہین رسالت کا ملزم قرار دیا جاتا رہا تا کہ کانسٹیبل فریاد علی کیلئے قانون کی نظر میں نرم گوشہ فراہم کرنے کی کوشش کی جائے اور اسے مخصوص مذہبی حلقوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کا جواز مہیا کیا جائے۔

لیکن ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ جتنے دن بھی سموئیل مسیح کا ذکر قومی اخبارات میں آتا رہا اُسے توہین رسالت کا ملزم قرار دیا جاتا رہا تا کہ کانسٹیبل فریاد علی کیلئے قانون کی نظر میں نرم گوشہ فراہم کرنے کی کوشش کی جائے اور اسے مخصوص مذہبی حلقوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کا جواز مہیا کیا جائے۔

کسی اخبار نویس نے یہ جاننے کی زحمت نہ کی کہ کم از کم ایف آئی آر کی رپورٹ ہی توجہ سے پڑھ لے۔ دراصل ہماری صحافت بھی اب سہل پسندی کا شکار ہو گئی ہے۔ اور اخباری رپورٹر خبر کی تحقیق و چھان بین کی جگہ ایک دوسرے سے خبریں لیکر اپنے اخبارات کو فیڈ کر دیتے ہیں۔ اور یوں ڈنگ ٹپاؤ صحافت معرض وجود میں آچکی ہے۔ جس کی ایک مثال ہم نے آپ کے سامنے رکھی ہے کہ سموئیل مسیح توہین رسالت کا ملزم ہرگز ہرگز نہیں تھا۔ لیکن ہر قومی اخبار میں اُسے شہ سرخیوں کے ساتھ توہین رسالت کا ملزم قرار دیا گیا اور غالباً فریاد علی کانسٹیبل بھی اخباری پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر سموئیل مسیح کو قتل کرنے کیلئے مشتعل ہو گیا۔ اور اب کچھ پتہ نہیں کہ سموئیل مسیح کے قتل کا کیس کس مرحلے میں ہے اور فریاد علی کو بچانے کیلئے کیا سبیلیں کی جا رہی ہیں؟؟ مندرجہ بالا واقعہ اور حقائق کی وجہ ہی سے ۲۹۵ سی کے بارے میں تمام روشن خیال اور انسان دوست یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اسے سرے سے ہی منسوخ کر دیا جائے۔ کیونکہ اس کے توسط سے سموئیل مسیح ایسے کئی بے گناہ ماورائے عدالت قتل کر دیئے گئے ہیں۔ جن کے مقدمات آج تک فائلوں میں دبے ہوئے ہیں۔ جن میں ہائی کورٹ کے جسٹس (ر) عارف اقبال بھٹی کے قتل کا مقدمہ بھی شامل ہے۔ جنہیں توہین رسالت کے ملزموں کو بے گناہ پا کر بری کرنے کی پاداش میں قتل کر دیا گیا۔

۲۹۵ اے اور بی ت پ قیام پاکستان سے قبل انگریزوں کے بنائے ہوئے قوانین پہلے سے موجود ہیں اور بھارت میں بھی رائج ہیں۔ ہم پہلے بھی کالموں میں ذکر کر چکے ہیں کہ ۲۹۵ سی آمر ضیاالحق کے عہد میں وفاقی شرعی عدالت کے ایما پر نافذ کیا گیا جو بیسیوں بے گناہوں کی جانیں لے چکا ہے اور آج تک یہ الزام کسی شخص خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم کسی پر بھی ثابت نہیں ہو سکا۔ جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ تادم تحریر کسی شخص کو اس الزام کے تحت پھانسی کے تختہ پر نہیں چڑھایا گیا بلکہ سب کے سب سپریم کورٹ نے بری کر دیئے۔ لہٰذا ان حقائق سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ توہین رسالت کے قوانین کا استعمال ذاتی بغض و عناد و رنجشوں اور مخصوص مفادات کے حصول کیلئے لگایا جاتا رہا ہے اور بے گناہ قتل ہوتے رہے ہیں جبکہ اُن پر جھوٹے الزام لگانے والے آزاد اور دندناتے پھرتے ہیں۔ کیونکہ جھوٹا الزام لگانے والوں کیلئے کوئی قانون موجود نہیں ہمارے علماء کرام توہین رسالت قانون کی منسوخی تو درکنار اُس میں ترمیم تک کے خلاف بیانات جاری کرتے رہتے ہیں ہمیں اُن کے جذبات کا بے حد احترام ہے۔ لیکن وہ ان حقائق کا بھی تو دردمندی اور سنجیدگی سے جائزہ لیں کہ اسلام محبت امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ اور جو کسی ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے اُسے بدنام کرنے کیلئے جو نا عاقبت اندیش یا اپنی دانست میں حق کی جنگ لڑتے ہوئے کسی بے گناہ انسان کو محض اس الزام کی بنا پر ماورائے عدالت قتل کر دیتے ہیں اُن کیلئے بھی کوئی سزا تجویز ہونا چاہئے کہ نہیں اس سلسلے میں کبھی بھی کسی نے مذمت کا بیان نہیں دیا۔ تازہ مثال سموئیل مسیح کے قتل کی دی جا سکتی ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے جو لوگ اس قانون کو جوں کا توں رکھنے پہ بضد ہیں وہ مندرجہ بالا حقائق پر بھی غور فرمائیں اور اسلام کی حقیقی روح جو انسانوں کو سلامتی کا پیغام دیتی ہے کے برعکس بے گناہوں کو محض شقاوت قلبی یا مذہبی جنونیت کے زیر اثر بے گناہوں پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں یا انہیں قتل کر دیتے ہیں۔ اُن کے متعلق ان کا کیا نقطہ نظر ہے اور اُن کیلئے وہ کیا سزا تجویز کرتے ہیں۔ (بحوالہ ہفت روزہ لاہور ۷ اگست ۲۰۰۴)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

اُف! یہ سیاسی ملاں

یہ سیاسی ملاں جن کا اصول صرف چڑھتے سورج کی پوجا کرنا ہے ان کے بارے میں اتنا عرض ہے کہ آنجناب کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ حال میں ہوئے لوک سبھا کے الیکشن میں انہوں نے کیسی کیسی قلابازیاں کیں کیسے کیسے کرتب دکھائے انہوں نے اسلام دشمن مسلم کش جماعتوں سے ہاتھ ملایا اُن کی رتھ یاتراؤں میں شریک ہوئے ان کے حق میں خطبے دیئے۔ تحفظ ختم نبوت کی طرح تحفظ حمایت کمیٹیاں بنائیں اُن سیاسی لیڈروں کی جنہوں نے گجرات میں ہماری ماؤں بہنوں بیٹیوں کی عصمتوں کو تار تار کر کے انہیں زندہ جلا دیا، ہماری مساجد کو ہماری درگاہوں، مزاروں، خانقاہوں کو مسمار کیا ہزاروں مسلمانوں کے گھر جلا دیئے کاروبار جلا دیئے ہزار ہا مسلمانوں کا قتل کیا ایسے قاتلوں سے ہاتھ ملا کر لکھوکھا روپیہ اینٹھ کر اپنا تحفظ تو کیا مگر قوم کو بیچ دیا۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ مسلمانوں نے ان سیاسی قوم فروش مولویوں کی ایک نہ چلنے دی ایسا سبق سکھایا کہ ان کو اور ان کے آقاؤں کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔

تاریخ اسلام میں ہم ان واقعات کو پڑھتے ہیں کہ بنو اُمیہ اور بنو عباس کے مردوں میں عظیم الشان جاہ جلال والے خلفاء علماء ربانی سے ڈرتے تھے وہ خود پیدل چلکر علمائے ربانی سے استدعا کرتے تھے کہ آپ یہ عہدہ قبول کریں۔ یا حکومت کے کاروبار میں مشورہ دیں تو وہ صاف انکار کر دیتے تھے۔ خلیفۂ وقت کی غلط پالیسیوں کا ان کے منہ پہ تنقید کرتے تھے ان کی ناانصافیوں پر اُسے خدا کے غضب سے ڈراتے تھے وہ گوشہ نشینی کو پسند کرتے تھے۔ ان کے لیل و نہار تقویٰ میں بسر ہوئے اور آج کا یہ عالم دین کہلانے والا ملاں دولت و شہرت کا بھوکا ہو کر معصوم مسلمانوں میں فتنہ و فساد کا محور بنا ہوا ہے۔ ان کی وجہ سے اسلام بدنام اور مسلمان سخت ذلیل و خوار ہو کر ایک انجانے عذاب میں مبتلا اور بے چینی کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ پھر ان ملاں کی وجہ سے آپس میں جنگ و جدال قتل و خون ریزی تباہی و بربادی روزمرہ کا معمول بن گیا ہے۔ کہیں بھی کسی ملک میں بھی مسلمانوں کو عزت کی نظر سے نہیں دیکھا جا رہا ہے اس کی وجہ کیا ہے صرف اور صرف نام نہاد علماء کرام اس کی وجہ ہیں۔ غور فرمائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علماء کو بدترین مخلوق قرار دیا ہے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق انہیں میں سے فتنے اٹھ کر واپس انہیں میں پلٹ رہے ہیں یہ دین و ایمان کے ٹھیکیدار یہ عاقبت نااندیش و بدبخت علماء سوا اپنی جہالت میں نبی و رسول کی پوشاک پہن کر بلکہ خدا بن کر حقیقی خدا کی شریعت میں مداخلت کر رہے ہیں یہ ایسے خدا بن گئے ہیں کہ جسے چاہیں اسلام میں لکھتے ہیں اور جسے چاہیں اسلام سے خارج کر کے کافر جہنمی ہونے کا فیصلہ سنا دیتے ہیں۔ ان کے حکم کے بغیر کوئی جنت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ان کے اپنے فرقہ یا جماعت کو چھوڑ کر باقی اسلام کے بہتر فرقے کافر اور جہنمی ہیں ہر فرقہ دوسرے فرقہ کے نزدیک کافر ہے۔ گویا اسلام میں سب کے سب کافر ہیں مسلمان کوئی نہیں ہے۔ نماز کے وقت الگ الگ ٹکڑیاں لیکر کھڑے ہو جاتے ہیں ہر فرقہ دوسرے فرقہ کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام سمجھتا ہے۔ اتحاد و اتفاق کی کوئی بات بھی ان کے منہ سے نہیں نکلتی۔ یہاں تک کہ کلمہ طیبہ پر بھی اتحاد کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ دیوبندیوں سے پوچھیں کہ کیا وہ بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھیں گے؟ ہرگز نہیں ان نام نہاد علماؤں نے اسلام کے بے شمار ٹکڑے کر دیئے اور ہر ٹکڑے کی ایک الگ شریعت ہے اور جو اس شریعت کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ اور وہ اسکے اپنے بنائے ہوئے اسلام سے خارج ہے۔ حقیقی اسلام کی ان میں ایک رمق بھی باقی نہیں۔

(محمد عظمت اللہ قریشی سیکرٹری تبلیغ بنگلور)

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔